هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر:- ماسٹر محمد علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ - معاونین ۵/ - عام ۳/ - ششماہی ۲/ - سہ ماہی ۱/ - بیرون ہند ۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ۱/ - مینیجر: ابوالبشارت احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت :- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۴ ماہ فتح ۱۳۱۹ھش مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۶

دارالامان کا ہفتہ

۱۲ فتح ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ نقرس کے درد میں تخفیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو معدے اور انتڑیوں کے درد کے علاوہ ضعف کی شکایت بدستور ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہوگا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز جمعرات جمعہ اور ہفتہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ لانے کا انتظام کریں۔ نیز یہ بھی کوشش کریں کہ حق پسند اور صداقت کے متلاشی غیر احمدی اصحاب کو بھی اس جلسہ میں لائیں۔

"تحریک جدید سال ہفتم" میں مجاہدین کے شاندار اور قابل تعریف اضافے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جو "تحریک جدید سال ہفتم کی مالی قربانیوں کا ہے۔" اخبار "فاروق" میں شائع ہو رہا ہے۔ خطبہ کو پڑھنے سے آپ پر یہ واضح ہو چکا ہے۔ کہ حضور چاہتے ہیں۔ کہ ہر مجاہد اپنے وعدہ میں اضافہ کرے۔ اضافہ خواہ ایک پیسہ کا ہی ہو۔ تا وہ سابقون میں رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تیسرے سال کی ادا کردہ رقم پر چالیس فی صدی کا اضافہ فرمایا ہے۔ حضور کا یہ اسوۂ حسنہ آپ کو توجہ دلا رہا ہے۔ کہ آپ بھی زیادتی کے ساتھ اپنے اخلاص کا ثبوت دیں۔ ذیل میں چند خطوط کا خلاصہ آپ کے اس لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ آپ اپنے وعدہ میں اضافہ کو مدنظر رکھیں۔

(۱) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کسووالی نے تحریک جدید کے لئے اپنے دل سے عہد کر رکھا ہے۔ کہ وہ گذشتہ سال کے وعدہ میں اگلے سال کے لئے پچیس فی صدی کا اضافہ کریں گے۔ چنانچہ آپ نے چھٹے سال کی رقم -/۱۹۶ پر پچیس فی صدی کا اضافہ کرکے -/۲۴۵ کا وعدہ حضور کے پیش فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲) ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب قادیان نے چھٹے سال میں -/۶۶ ادا کئے تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے خاندان کے دیگر افراد کو شامل کرتے ہوئے ساتویں سال میں -/-/۱۰۵ کا وعدہ فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۳) چوہدری عبدالاحد صاحب لائل پور سے لکھتے ہیں۔ سال ششم میں -/-/۸۰ ادا کئے تھے۔ آج تنخواہ ملنے پر چندے وغیرہ نکال کر -/-/۱۰۱ بچے تھے۔ ادھر حضور کے خطبہ کا خلاصہ ملا۔ ساتویں سال کے لئے -/-/۱۰۱ کی رقم ارسال بحضور ہے۔ فقیر گیارہ کا پیالہ تفسیر القرآن کی خرید کرے گا۔ اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کے باعث اس قدر قلیل تعداد خرید رہا ہوں دل چاہتا ہے۔ کہ بہت زیادہ خرید کرتا۔ مگر عجیب پیچیدہ حالات میں سے گذر رہا ہوں۔ حضور کی دعا بیڑا پار کرے گی۔

(۴) بڑی جماعتوں اور میلوں میل دور کی جماعتوں میں سے سب سے پہلے جماعت حیدرآباد دکن کا وعدہ بذریعہ تار -/۳۷۰۰ روپیہ کا حضور کے پیش ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۵) چوہدری فضل احمد صاحب پٹواری گوجرانوالہ سنگل کا وعدہ گذشتہ -/۲۳ کا تھا۔ جو ایک ماہ کی آمد ہے۔ ساتویں سال میں حضور کی تحریک کے پیش نظر آپ نے -/۲۵ کا وعدہ جو ایک ماہ کی آمد سے بھی زائد ہے۔ حضور کے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے۔

(۶) مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی قادیان جو کارکنی کے زمانہ میں اپنی ایک ماہ کی آمد پر اضافہ کر رہے تھے۔ مگر اب بھی اس عہد کو پورا کرنے کے لئے باوجود کمی آمد کے اس پر اضافہ کرتے ہوئے -/۶۴ کا وعدہ پیش حضور کرتے اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

(۷) عبدالمجید خاں صاحب دہلوی جن کا تحریک جدید کے ساتھ عہد ہے۔ کہ ہر سال ایک ماہ کی آمد قربان کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے چھٹے سال -/۱۱۰ دئیے۔ اس سال کی ان کی ماہوار آمد -/۱۵۰ ہے۔ ساتویں سال ان کا وعدہ -/۱۵۰ ہے۔ اللہم زد فزد۔ عبدالحمید خاں صاحب کوئٹہ

(۸) عبدالحمید خاں صاحب کوئٹہ۔ جو گذشتہ پانچ ماہ سے بے کار رہے۔ لکھتے ہیں۔ خاکسار ایک جگہ عارضی طور پر ½ ۱ ماہ کے لئے لگا ہے۔ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی اعلیٰ شان اور خاکسار کی گذشتہ سالوں کی شمولیت مجبور

کرتی ہے۔ کہ ساتویں سال کا وعدہ -/۱۰/۲ کا اضافہ کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو حل فرمائے۔

(۹) پیر صلاح الدین صاحب فیروزپور سے ساتویں سال کے لئے بیس روپیہ کا اضافہ کر گئے -/۱۲۵ روپیہ کا نہ صرف وعدہ حضور کے پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی سالم رقم بھی بھیج رہے ہیں اور سیدہ امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ صلاح الدین صاحب بھی ساتویں سال کے لئے -/۲۵ کا وعدہ نہیں بلکہ سالم رقم بھی ساتھ ہی حضور کے پیش کر رہی ہیں۔

اس وقت تک جو وعدے حضور کے پیش ہوئے ہیں۔ وہ سب بفضل خدا اضافہ کے ساتھ ہیں۔ اور ایک حصہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ "اخبار فاروق" میں خطبہ دیتے ہوئے عرض ہے کہ ہر وہ شخص جو براہ راست اپنا وعدہ پیش کرتا ہے۔ وہ حضور کا خطبہ پڑھ کر اپنا وعدہ ایک چٹھی کے ذریعہ لکھکر فوری حضور کے پیش کرے۔ تا سابقون الاولون کا ثواب بھی حاصل کرے۔ اور ہر جماعت اپنے وعدہ کی فہرست تک خطبہ پہنچا کر تیار کرنا شروع کرے۔ علیحدہ بھی خطبہ ہر فرد اور ہر جماعت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ مگر جماعتوں اور افراد کو یاد رہے۔ کہ وعدوں کے لینے میں یہ بات ملحوظ رہے۔ کہ وعدہ ہر ایک جماعت کا بحیثیت جماعت اور ہر فرد کا وعدہ بحیثیت فرد زیادتی کے ساتھ ہو۔ نیز کوشش کی جائے۔ قبل جلسہ حضور کے سامنے وعدوں کی مکمل فہرست پیش ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

نوٹ:۔ وعدوں کا فارم پر لکھنا ضروری نہیں۔ اگر فارم نہ ملے۔ تو پہلے خانہ میں نام معطی معہ پورا پتہ لکھا جائے۔ اور دوسرے خانہ میں چھٹے سال کا وعدہ درج ہو۔ تیسرے خانہ میں ساتویں سال کا وعدہ درج ہو۔ اور چوتھے خانہ میں ساتویں سال کی رقم کی ادائیگی کی صورت ہو۔

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فاروق رعایتی قیمت میں

مکرم احمد نور محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ برہما نے مبلغ پانچ روپے فاروق کی امداد میں ارسال فرمائے ہیں۔ تاکہ غریب اور شائق اخبار احمدیوں کے نام فاروق جاری کر دیا جائے۔ لہذا میں پانچ ایسے دوستوں کے نام اخبار فاروق ایک ایک سال کے لئے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں جاری کرنا چاہتا ہوں۔ پس جو دوست اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھتے ہوں۔ کہ وہ اڑھائی روپیہ سالانہ چندہ فاروق ادا نہیں کر سکتے۔ وہ حلفاً اپنی درخواست خریداری معہ ایک روپیہ آٹھ آنے چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ان کے نام جنوری تا نہایت ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء ایک سال کے لئے فاروق جاری کر دیا جائے گا۔ سابقہ خریداران میں سے کوئی دوست ایسی خواہش نہ کریں۔ صرف پانچ جدید خریداران کو یہ رعایت دی جائے گی (مینیجر فاروق)

اعلان نکاح

{ ۱۲/۱۲/۱۲ کو بعد از نماز مغرب مولوی }

سید محمد سرور شاہ صاحب نے سید عبدالرفیق پسر سید فاضل شاہ صاحب مہاجر قادیان کا نکاح پانسو روپیہ مہر پر آمنہ بیگم دختر سید بہاول شاہ صاحب شاہپوری سے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجربات

مندرجہ ذیل ادویہ کے استعمال سے فائدہ نہ ہونے پر ذاتی حلفیہ بیان پر قیمت واپس کر دی جائیگی

اٹھراء کا کامل اور مجرب ترین علاج

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ٭ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ٭ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھراء کہتے ہیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نورالدین رضؓ اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین وحیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمایئے۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نورالدین اعظم رحمۃ اللہ علیہ السلام دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ گولیوں کا استعمال شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک۔ رعایتی ایک روپیہ تولہ۔ مکمل خوراک نو روپیہ۔

حب راحت

{ یہ بات درست ہے۔ کہ جب تک ایام ماہواری باقاعدہ نہ ہوں۔ اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ } ہزاروں مستورات آئے دن اسی مشکل میں رہتی ہیں۔ کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور وہ بھی کم یا زیادہ۔ کمر اور سر میں درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا۔ تمام بدن میں تکلیف ہونا۔ پھوڑے پھنسی خرابی خون۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ ان تکالیف سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں۔ انشاءاللہ ایام ماہواری کی تکلیف سے نجات ہو گی۔ قیمت ایک ماہ تین روپے آٹھ آنے رعایتی دو روپیہ آٹھ آنہ۔

سفوف سیلان الرحم

{ عورتوں کے سیلان الرحم کے لئے نہایت مفید } ہے۔ قیمت ایک ماہ تین روپیہ آٹھ آنہ صرف رعایتی دو روپیہ آٹھ آنہ

خدا کی نعمت (نرینہ اولاد)

{ جن کے ہاں لڑکیاں تولد ہوتی ہوں۔ }

خدا کی نعمت کے استعمال سے انشاءاللہ لڑکا تولد ہو گا۔ استعمال حمل سے پہلے قیمت مکمل خوراک چھ روپے آٹھ آنے رعایتی پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔

حب رحمانی (طاقت کی بےنظیر گولیاں)

{ یہ گولیاں اپنے اندر } بے اندازہ برقی اثر رکھتی ہیں۔ حب رحمانی کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی کشتہ فولاد۔ موتی۔ زعفران۔ جدوار۔ مشک سے مرکب ہے۔ قوت باہ کے لئے ازحد مفید اور لاجواب ہے۔ حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہوئی ہو۔ اور کمزوری دل نے نیم جاں بنا دیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص حب رحمانی مفید ہو گی۔ قیمت ایک ماہ کی چھ روپیہ رعایتی پانچ روپیہ

سفوف نادر

{ جریان کے لئے ازحد مفید ثابت ہو چکا } ہے۔ قیمت ایکماہ تین روپیہ آٹھ آنہ۔ رعایتی دو روپیہ آٹھ آنہ

ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نورالدین صاحب رضؓ کے شاگردوں میں سے تھے۔ ان کے کارخانے میں حضرت ممدوح کے تجارب کے نسخہ جات بڑی صفائی سے خالص اور عمدہ تیار ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ انکی وفات کے بعد ان کے بیٹے عبدالقدیر کاغانی اور مرحوم کے بعض دیگر شاگردوں نے کارخانہ کے کام کو بڑی عمدگی سے جاری رکھا ہے۔ اور تمام ادویہ خالص اور عمدہ تلاش کر کے سب نسخے بڑی محنت اور درستگی سے تیار کئے جاتے ہیں۔ کاغانی صاحب مرحوم کا کام بدستور جاری ہے۔ ان کے قدیمی خریداروں کو چاہیئے۔ کہ کارخانہ کی بدستور سرپرستی کرتے رہیں۔ اور نئے خریدار بھی بنائیں۔ میں نے خود بھی اس کارخانہ کی بعض ادویہ کو تجربہ کیا ہے۔ اور مفید پایا ہے۔ مفتی محمد صادق عفی عنہ

سرمہ زنگاری

{ یہ وہ بابرکت سرمہ ہے جس کو حضور } نے سب سے اول علاج میں استعمال کرنا شروع کیا۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ خارش ککرے لیسدار پانی۔ پلکوں کی خارش پلکوں کے بال گرنے۔ پلکوں پر دانے نکلنے سرخی چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ رعایتی ایک روپیہ۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۶

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء

دس (۱۰) منزلہ تحریک جدید کے جہاد کی ساتویں منزل کا آغاز

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میری طبیعت

پیچش کی وجہ سے خراب ہے۔ ساتھ ہی کچھ حرارت کی شکایت بھی ہے۔ جس کی وجہ سے میں زیادہ دیر تک بول نہیں سکتا۔ لیکن چونکہ نومبر کا آخر آگیا ہے۔ اور یہ وہی ایام ہیں۔ جبکہ تحریک جدید کے نئے سال کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں آج دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اب وہ

ساتویں سال کی تحریک

کے لئے اپنے وعدے لکھوانے شروع کردیں میں سمجھتا ہوں۔ اس تحریک کے متعلق اتنی بار اور اتنے رنگ میں اور اتنے تواتر سے تحریک ہو چکی۔ اور اسکی تفصیلات بیان کی جاچکی ہیں۔ کہ درحقیقت اب کسی لمبے خطبے اور واضح بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ جو لوگ اس قابل ہیں۔ کہ اس تحریک میں حصہ لے سکیں۔ یا جو لوگ اس قابل ہیں۔ کہ اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔ وہ تو اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اس وعدہ کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ دس سال تک اس تحریک میں انشاء اللہ شامل رہیں گے۔ اور جو لوگ اس قابل نہیں۔ کہ اس تحریک میں شامل ہو سکیں۔ یا قابل تو ہیں مگر اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت سمجھنے کے قابل نہیں۔ یا اللہ تعالےٰ نے ان کو کسی گناہ اور شامت اعمال کی وجہ سے اس میں حصہ لینے سے محروم کر رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو میری کوئی تقریر یا خطبہ یا کسی اور کی کوئی تقریر اور خطبہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس وقت دعویٰ کیا اس وقت مکہ کے لوگ

تو اس بات میں مشغول ہو گئے تھے۔ کہ یہ ہمارے دین اور نظام میں رخنہ پیدا کر رہا ہے۔ آؤ اسے تباہ کردیں۔ وہ نہ خود آپؐ کی باتیں سنتے اور نہ دوسروں کو سننے دیتے بلکہ اگر کسی مجلس میں آپ اپنی باتیں سنانے جاتے۔ تو قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفار ایک دوسرے سے کہتے۔ کہ سب مل کر شور مچا دو۔ تا اسکی باتیں کوئی شخص سننے نہ پائے۔ چنانچہ وہ شور مچاتے تالیاں پیٹتے۔ گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے اور اس طرح جو لوگ آپ کی باتیں سننا چاہتے تھے۔ وہ بھی شور کی وجہ سے کچھ نہ سُن سکتے تھے مگر جب مکہ کے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سلوک کر رہے تھے۔ اس وقت دور بیسیوں میل دُور منزلوں دُور

غفار قبیلے کا ایک شخص ابوذر

کسی سے سنتا ہے۔ کہ مکہ میں ایک ایسا دیوانہ پیدا ہوا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انہیں خود ایک ضروری کام تھا۔ اسلئے انہوں نے اپنے بھائی کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ اونٹ لو۔ اور مکہ جاؤ۔ وہ کہنے لگا۔ کہ ایسا کونسا ضروری کام پیش آگیا ہے۔ جس کی وجہ سے میرا ابھی مکے جانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہتے ہیں۔ وہاں ایک دیوانہ پیدا ہوا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اے میرے بھائی جو کوئی ایسی بات کہتا ہے۔ وہ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ اور سچا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر تو وہ جھوٹا ہے۔ تو تمہارا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تم مکہ سے پھر آؤ گے۔ اور اگر وہ سچا ہے۔ اور ہم اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ تو ہم ثواب کے اس عظیم الشان موقعہ سے محروم رہیں گے۔ اس لئے تم فوراً مکہ جاؤ۔ اور اس بات کا پتہ لگاؤ۔ چنانچہ ان کا

بھائی مکہ کو چل پڑا۔ حسب دستور مکہ کے دروازوں پر قریش کے بڑے بڑے سردار اسے ملے۔ اور کہنے لگے۔ کہ کچھ تم نے سُنا ہمارا ایک رشتہ دار پاگل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہا۔ پاگل تو نہیں۔ بلکہ اس نے اپنی

ایک دوکان

کھول لی ہے۔ وہ کہنے لگا۔ سُنا تو میں نے بھی ہے۔ پھر انہوں نے کہا۔ بات یہ ہے۔ کہ وہ ہمارا اپنا عزیز اور رشتہ دار ہے۔ ہمیں اس سے کوئی دشمنی نہیں۔ مگر چونکہ اب وہ پاگل ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم دوسروں کو یہی نصیحت کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پاگل کے قریب نہ پھٹکیں۔ کسی نے کہہ دیا۔ کہ پاگل نہیں۔ محض شرارت کر رہا اور لوگوں میں فتنہ برپا کر رہا ہے۔ آخر انہوں نے روئی لی۔ اور اس کے کانوں میں ٹھونس دی۔ اور کہا کہ اول تو تمہارا یہی فرض ہے۔ کہ اس سے ملنے کے لئے نہ جاؤ۔ لیکن چونکہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ وہ خود تم سے باتیں کرنے لگ جائے۔ اس لئے ہم نے تمہارے کانوں میں روئی ڈال دی ہے۔ کہ تمہارے کانوں میں اسکی باتیں نہ پڑیں۔ ورنہ تمہارا دین خراب ہو جائے گا۔ اور تم بھی اسی کی طرح گمراہ ہو جاؤ گے۔ بھائی کے دل میں چونکہ وہ نور نہیں تھا۔ جو ابوذر رضؓ کے دل میں تھا۔ اس لئے وہ مکہ میں آیا۔ اور پھر پھیرا کر واپس چلا گیا۔ ابوذر رضؓ نے اس سے پوچھا۔ کہ بتاؤ اس مدعی نبوت سے ملے تھے۔ وہ کہنے لگا۔ بھئی وہ تو پاگل ہے۔ اس کا کیا پوچھتے ہو۔ اسی طرح کوئی اسے شرارتی کہتا ہے۔ اور کوئی دوکاندار۔ ابوذر رضؓ کہنے لگے۔ کہ کیا تم خود اس کے پاس گئے تھے۔ وہ کہنے لگا۔ میں تو گیا ہی نہیں۔ جاتے ہی مجھے پتہ لگ گیا تھا۔ کہ وہ پاگل ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ لوگوں کی یہ باتیں تو ہمیں یہاں بھی پہنچ گئی تھیں۔ تمہیں خود جانا چاہیئے تھا۔ اور اپنے کانوں سے اسکی باتیں سننی چاہیئے تھیں۔ مگر خیر میں اب خود جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ تیار ہوئے اور

مکہ میں پہنچ گئے

جب قریش مکہ کو ان کی آمد کا علم ہوا۔ تو وہ جمگھٹا کر کے ان کے پاس پہنچے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انہوں نے آپ کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔ کسی نے کہا پاگل ہے۔ کسی نے کہا دوکاندار ہے۔ کسی نے کہا۔ ہمارے معبودوں کی طرف سے اس پر لعنت پڑ گئی ہے۔ غرض کئی قسم کی باتیں لوگ

کرتے رہے۔ آخر ان کے کانوں میں بھی انہوں نے روئی ڈال دی۔ اور کہا۔ کہ اس کی باتیں نہ سننا۔ انہوں نے روئی ڈلوالی۔ اور خیال کیا۔ کہ مجھے خواہ مخواہ اس بات پر ان سے جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جب وہ چلے گئے۔ تو انہوں نے روئی نکال کر پھینک دی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ وہ خود تمام حالات معلوم کریں گے۔ مگر اس سے انہیں اتنی بات ضرور معلوم ہو گئی۔ کہ سارا مکہ اس شخص کا دشمن ہے۔ اگر میں نے کسی سے کوئی بات پوچھی۔ تو ممکن ہے۔ وہ غلط جواب دے۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ میں پوچھوں گا کسی سے نہیں۔ بلکہ آپ ہی تمام حال دریافت کروں گا۔ چنانچہ وہ سارا دن چکر لگاتے رہے۔ کبھی پھرتے پھراتے ایک طرف نکل جاتے اور کبھی دوسری طرف۔ اور انہوں نے اندازہ لگا لیا۔ کہ ہر انسان ڈرتا ہے آپ کا ذکر کرنے سے۔ اور ہر انسان گھبراتا ہے آپ کا نام زبان پر لانے سے۔ خانہ کعبہ میں آنا تو آپ کے لئے ممنوع تھا ہی۔ اسی لئے یہ صورت بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ وہ خانہ کعبہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کبھی دیکھ لیں۔ حضرت علی رضؓ جو ابھی چھوٹے بچے ہی تھے۔ اور جن کی تیرہ سال کی عمر تھی۔ انہوں نے جو بار بار آپ کو ادھر ادھر پھرتے دیکھا۔ تو انہیں تعجب سا ہوا۔ کہ اسے کوئی کام نہیں جو یونہی بازار میں پھر رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا۔ کہ آپ کیوں پھر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں مکہ میں ایک کام کے لئے آیا ہوں۔ عربوں میں مہمان نوازی کا وصف خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ حضرت علی رضؓ یہ سنتے ہی انہیں اپنے گھر لے گئے۔ یوں وہ خود تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس رہتے تھے۔ مگر یا اس وقت وہ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ یا یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر ان کی رہائش بعد میں شروع ہوئی ہے۔ بہرحال بعض روایات میں ہے۔ کہ وہ انہیں گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا۔ دوسرے دن انہوں نے پھر چکر کاٹنے شروع کر دیئے۔ حضرت علی رضؓ نے پھر ان سے پوچھا۔ کہ کیا بات ہے؟ آپ یہاں کس طرح پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ابھی کام ہوا نہیں۔ اس لئے ادھر ادھر پھر رہا ہوں۔ خیر حضرت علی رضؓ پھر شام کو انہیں اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور کھانا کھلایا۔ تیسرے دن انہوں نے پھر دیکھا۔ کہ وہ بدستور ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ آخر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت علی رضؓ نے ان سے کہا۔ کہ میں آپ کا میزبان رہا ہوں۔ اور میزبان کا بھی مہمان پر کسی قدر حق ہوتا ہے۔ آپ بتائیے۔ کہ آپ کو یہاں کیا کام ہے۔ اور آپ کیوں ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ بات تو مخفی ہے۔ مگر آپ پر اعتبار کرکے بتا دیتا ہوں۔ کہ میں نے سُنا ہے۔ یہاں کوئی شخص ہے۔ جس نے رسول ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ لوگ اسے پاگل کہتے ہیں۔ میرے دل میں یہ بات سنتے ہی خیال آیا۔ کہ جب تک اس بات کی تصدیق نہ کر لی جائے۔ کہ وہ پاگل ہے یا نہیں ہے۔ اس وقت تک اسے جھوٹا کہنا جائز نہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ میری اس سے ملاقات ہوجائے۔ حضرت علی رضؓ نے کہا کہ تم نے پہلے دن ہی یہ کیوں نہ بتا دیا۔ میں تو انہی کے ساتھیوں میں سے ہوں۔ اب چلو۔ میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں۔ مگر ان دنوں مکہ میں اس قدر

شدید مخالفت

تھی۔ کہ حضرت علی رضؓ نے سمجھا۔ اگر لوگوں نے اسے میرے ساتھ دیکھ لیا۔ تو انہیں ضرور شبہ گذرے گا۔ اور وہ اسے تکلیف پہنچائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ کہ میں آگے آگے چلتا ہوں تم کچھ فاصلہ پر میرے پیچھے پیچھے رہنا۔ اگر راستہ میں مجھے کوئی شدید مخالف نظر آیا۔ تو میں کسی اور کام میں مشغول ہوجاؤں گا۔ اور تم کسی اور کام میں مشغول ہو جانا۔ تا اسے یہ خیال ہی نہ آئے۔ کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف لے جا رہا ہوں۔ آخر وہ اس گھر میں پہنچے۔ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقیم تھے۔ اور جو تبلیغ اسلام کا ان دنوں مرکز تھا۔ ابوذر رضؓ نے اپنے آنے کا سارا قصہ بیان کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ اپنا دعوٰی بتائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختصراً اپنا دعوےٰ بیان کیا۔ اور قرآن کریم کی چند آیات سنائیں۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ میری تسلی ہو گئی ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر انہوں نے عرض کیا۔ کہ میرے علاقہ میں کوئی بھی مسلمان نہیں۔ یہاں تو پھر بھی دس بیس مسلمان ہیں۔ مگر وہ تو بالکل بدوی ہیں۔ انہیں جب یہ معلوم ہوگا۔ کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تو وہ ضرور شور مچائیں گے۔ اس لئے اگر اجازت ہو۔ تو کچھ عرصہ کے لئے میں اپنے اسلام کو چھپاؤں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اچھا اجازت ہے۔ بیعت کرنے اور اسلام کو چھپانے کی اجازت لے کر وہ باہر آئے اور

خانہ کعبہ کے طواف کیلئے گئے

وہاں انہوں نے دیکھا۔ کہ صحن کعبہ میں رؤسا قریش کی ایک مجلس لگی ہوئی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بڑے بڑے تبرّے اور گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ بڑا عقلمند پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ ہمارے معبود جھوٹے ہیں۔ گویا ہمارے باپ دادے سب جھوٹے تھے۔ اور یہ شخص سچا ہے۔ جب ان کے کان میں یہ آوازیں پڑیں۔ تو باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وہ یہ اجازت لے کر آئے تھے۔ کہ میں اپنے قبولِ اسلام کا اعلان نہیں کروں گا۔ بلکہ اس بات کو چھپائے رکھوں گا۔ تاکہ لوگ مخالفت نہ کریں۔ جب انہوں نے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین ہوتی دیکھی۔ تو ان کی برداشت کی طاقت جاتی رہی۔ اور انہوں نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ کفار یہ سنتے ہی آپے سے باہر ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ کیسی خطرناک گستاخی ہے۔ کہ عین اس وقت جب ہم تردید کر رہے ہیں۔ یہ باہر کا رہنے والا ہمارے خلاف کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ہمارے شہر میں فساد پیدا کرنا چاہا ہے۔ اس پر کچھ نوجوان کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے اسے پکڑ کر خوب مارا۔ وہ ابھی مار ہی رہے تھے۔ کہ حضرت عباس آگئے۔ حضرت عباس ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ اور ان کی عمر ابھی چھوٹی ہی تھی۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک سال بڑے تھے۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر اس وقت ۴۲ سال تھی۔ اور آپ کی ۴۳ سال۔ مگر ان کی عقل کا سکّہ لوگوں کے قلوب پر بیٹھا ہُوا تھا۔ اور مکہ کے بڑے بڑے لوگ بھی یہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کی بات معقول ہوتی ہے۔ انہوں نے سمجھایا۔ کہ تمہیں پتہ نہیں۔ مکہ میں جتنا غلّہ آتا ہے۔ سب اس کے علاقہ میں سے گزر کر آتا ہے۔ اگر اس کے قبیلے والوں کو معلوم ہُوا۔ کہ مکہ کے آدمیوں نے اسے مارا ہے۔ تو وہ اس ذلت کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔ اور غلّے کو روک لیں گے۔ پھر تم کھاؤ گے کہاں سے؟ اس پر انہوں نے ابوذر رضؓ کو چھوڑ دیا۔ مگر دوسرے دن انہوں نے پھر قریش مکہ کو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف باتیں کرتے دیکھا تو پھر بلند آواز سے کلمۂ توحید پڑھ دیا۔ اور پھر نوجوان انہیں مارنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس پر پھر حضرت عباس نے ہی ان کو چھڑایا۔ غرض اسی طرح مسلسل تین دن ہوتا رہا۔ اس کے بعد اسلام کو چھپانے کا کوئی سوال ہی نہ رہا۔

ابوذر رضؓ اسلام کے لئے ایک ننگی تلوار بن گیا

اور پھر یہ تلوار موت تک میان میں نہیں گئی۔ ان کی طبیعت بعد میں بھی ایسی جوشیلی رہی۔ کہ ذرا سی بات بھی اگر وہ ناپسند دیکھتے۔ تو فوراً شور مچا دیا کرتے تھے۔

اب دیکھو ایک تو وہ شخص تھا۔ جس نے منزلوں دُور یہ اُڑتی ہوئی خبر سُنی۔ کہ ایک پاگل ہے جس نے مکہ میں یہ دعوٰی کیا ہے۔ کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور وہ یہ سُنتے ہی گھر سے نکل کھڑا ہُوا۔ اور اس نے یہ سمجھا۔ کہ خدا کی طرف اپنے دعوے کو منسوب کرنے والے کی بات ضرور سننی چاہیئے مگر خود مکہ میں رہنے والے محروم رہے۔ بہت تھے جو دو دو سال نہیں۔ چار چار سال نہیں۔ آٹھ آٹھ سال نہیں بارہ بارہ سال نہیں۔ بیس بیس اکیس اکیس سال تک مخالف رہے۔ اور پھر یا تو تباہ ہو گئے۔ یا بہت بعد اسلام میں داخل ہوئے۔ تو متواتر ربع صدی یا خمس صدی کے قریب انہوں نے مخالفتیں کیں۔ اور ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قُرب کا کوئی فائدہ نہ ہُوا۔ کیونکہ خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی تھی۔ اور جن کے دلوں پر مہر لگ جائے۔ خدا انہیں اپنی برکات سے حصہ نہیں دیتا۔ یہ مُہر علیٰ قدر مراتب لگتی ہے یہ نہیں کہ کفر کی وجہ سے لگے۔ بلکہ جس طرح کفر کی شدت کی وجہ سے

انسانی قلب پر مُہر

لگتی ہے۔ اسی طرح کبھی ایمان کی قلت کی وجہ سے انسانی قلب پر مُہر لگ جاتی ہے۔ اور یہ مُہر انسان کو اعلیٰ نیکی سے محروم کر دیتی ہے۔ تو جن لوگوں کو اس تحریک میں اب تک حصہ لینے کا موقعہ نہیں ملا۔ خواہ کسی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں حصہ لینے سے محروم رکھا ہے۔ اور خواہ سستی اور غفلت کی وجہ سے باوجود توفیق کے انہوں نے اس میں حصہ لینا ضروری نہیں سمجھا۔ انہیں اس کے متعلق اب کچھ کہنا فضول ہے۔ اور جن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق ہی نہیں وہ معذور ہیں۔ اور انہیں بھی کچھ کہنا لا حاصل ہے۔ اگر وہ اس تحریک میں شامل ہونے کی سچی خواہش اور تڑپ رکھتے ہیں۔ مگر غربت اور مالی تنگی کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکتے۔ تو خدا تعالیٰ کے حضور بھی اور اس کے سمجھدار بندوں کے نزدیک بھی وہ انہی لوگوں میں شامل ہیں۔ جو باقاعدہ چندہ دیتے ہیں۔ کیونکہ گو انہیں توفیق نہیں۔ کہ وہ اس میں حصہ لے سکیں۔ مگر ان کے دل اپنی اس محرومی پر دُکھتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ کاش ان کے پاس روپیہ ہوتا۔ اور وہ بھی اس تحریک میں شامل ہوتے۔

پس چونکہ خدا جانتا ہے۔ کہ وہ بہانہ نہیں بنا رہے۔ بلکہ محض غربت کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکے۔ اور ان کے دل اپنی اس محرومی پر دُکھ رہے ہیں۔ اس لئے خدا انہیں انہی لوگوں میں شامل کرے گا۔ جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ وہ ایسا نہیں۔ کہ محض اس وجہ سے کہ کسی شخص نے عملاً حصہ نہیں لیا۔ اسے ثواب سے محروم کر دے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ثواب قلب کی حالت پر آتا ہے۔ ظاہری فعل پر نہیں آتا۔

ظاہری فعل تو محض ایک دلیل ہوتا ہے

جیسے آگ جل رہی ہو۔ تو اس میں سے دھوُاں نکلتا ہے۔ یہ دھوُاں اس بات کی دلیل ہوتا ہے۔ کہ آگ جل رہی ہے۔ اگر دھوئیں کے بغیر بھی آگ ہو سکتی۔ تو ہم دھوئیں کو نہ دیکھتے بلکہ محض آگ کو دیکھتے۔ اسی طرح عمل بغیر ایمان کے نہیں ہو سکتا۔ ایمان کا دھوُاں عمل ہے۔ اور جب یہ دھوُاں اُٹھ رہا ہو۔ تو ہم سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ایمان کی آگ فلاں شخص کے دل میں موجود ہے۔ اور جب یہ دھوُاں نہیں اُٹھتا۔ تو ہم سمجھ لیتے ہیں۔ کہ

ایمان کی آگ

فلاں شخص کے دل میں نہیں۔ اسی کی طرف شاید قرآن کریم میں ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ والعمل الصالح یرفعہ۔ کہ عمل صالح ایمان کو بلند کرتا ہے۔ اور عمل صالح سے ہی کسی کے ایمان کا پتہ لگتا ہے۔ جس طرح دھوئیں سے آگ کا پتہ لگتا ہے۔

تو ایسے لوگ جن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق نہیں۔ مگر ان کے دل میں بار بار درد اُٹھتا ہے۔ اور انہیں اس بات پر افسوس آتا ہے۔ کہ دوسرے لوگ تو حصہ لے رہے ہیں۔ مگر وہ اپنی غربت کی وجہ سے اس ثواب میں شریک نہیں ہو سکے۔ اور کم از کم وہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ کہ اے خدا گو تو نے ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق نہیں بخشی۔ مگر ہمارے دل اس درد سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہم دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ کہ تو اس تحریک میں برکت ڈال۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کو ان کے مقاصد میں کامیاب کر۔ تو ایسے لوگوں کو خدا علیحدہ نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ انہی لوگوں میں ان کو شامل کرے گا۔ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ اور ہر شخص

اپنے اپنے درد اور کرب کے درجہ کے مطابق

اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریگا۔ مثلاً ایک شخص نے اس تحریک میں پانچ روپے دیئے ہیں۔ دوسرے نے دس۔ تیسرے نے بیس اور چوتھے نے سو۔ پھر کسی نے دو سو روپے دیئے ہیں۔ اور کسی نے پانچ سو۔ اور فرض کرو۔ کہ سب کی مالی حالت یکساں تھی۔ تو ان سب کو ان کے چندہ کی نسبت سے ثواب ملے گا۔

یعنی جس نے پانچ روپے دیئے ہیں اسے جو ثواب ملے گا۔ اس سے دگنا ثواب دس روپے دینے والے کو ملے گا۔ اور دس روپے دینے والے کو جو ثواب ملے گا۔ اس سے دگنا ثواب بیس روپے دینے والے کو ملے گا۔ اور بیس روپے دینے والے سے بہت زیادہ ثواب سو یا دو سو یا پانچ سو روپے دینے والے کو ملے گا۔ مگر جو ظاہری طور پر چندہ میں حصہ نہ لینے کے باوجود اس لسٹ میں آجائیں گے۔ جو چندہ میں حصہ لینے والوں کی خدا تعالیٰ کے حضور تیار ہوگی۔ انہیں ان کا ثواب ان کے دکھ اور ان کے کرب کے مطابق ملے گا۔ جسے دکھ کم ہوگا۔ اسے اتنا ہی ثواب ملے گا۔ جتنا مثلاً پانچ روپے دینے والے کو ملے گا۔ اور جس کے دل میں اس سے زیادہ درد ہوا۔ اسے وہ ثواب ملے گا۔ جو مثلاً دس روپے دینے والے کو ملیگا۔ اور جس کے دل میں اس سے بھی زیادہ درد ہوا۔ اور اسے اس غم نے نڈھال کر دیا۔ کہ کیوں وہ اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکا۔ اسے مثلاً پچاس یا سو یا دو سو روپے چندہ دینے والے کے برابر ثواب مل جائے گا۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے جو انسان اپنے قلب میں بہت زیادہ سوزش اور جلن محسوس کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس تحریک کی کامیابی کے متعلق متواتر دعائیں کرتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ اسے ان لوگوں میں شامل کرے گا۔ جنہوں نے اس کے دین کے لئے اعلیٰ درجہ کی قربانیاں کیں۔ تو بندوں کی لسٹ اور ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی لسٹ اور۔ خدا تعالیٰ کی لسٹ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے عملاً اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مگر ان کے دل اس درد سے بھرے ہوئے ہیں۔

کہ کاش ان کے پاس روپیہ ہوتا۔ اور کاش وہ بھی کچھ مالی قربانی کر سکتے۔ پس ایسے لوگوں کو بھی تحریک کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ نہ انہیں توفیق ہے۔ کہ وہ اس میں حصہ لیں۔ اور نہ ہی وہ عذر کر رہے ہیں۔ تیسرا گروہ وہ ہے۔ جو چھ سال سے باقاعدہ چندے دے رہا ہے۔ اس گروہ میں شامل ہونے والوں کو بھی درحقیقت کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں کیونکہ چھ سال گذر چکے اور ساتواں سال شروع ہوگیا ہے۔ ایسی صورت میں کوئی نادان ہی ہوگا۔ جو کمند کو اس وقت توڑ دے۔ جب دو چار ہاتھ لب بام رہ جائے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لاتکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا۔ کہ تم اس عورت کی طرح مت بنو۔ جو سوت کو کات کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ تم ایسا نہ کرو۔ کہ ایک نیک کام شروع کرو۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ ختم ہو۔ اسے چھوڑ دو۔ پس ایسے لوگوں کو بھی میرے نزدیک چنداں تحریک کی ضرورت نہیں۔ وہ پہلے اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور میرے کہنے سے زیادہ ان کے گذشتہ چھ سال انہیں دھکے دیکر اس تحریک میں شامل کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور جس کے دل میں کسی قسم کی قبض ہوگی۔ اسے بھی اس کے پچھلے چھ سال تحریک کرنے کے لئے کافی ہوں گے۔ اور وہ کہیں گے۔ کہ کیا اگلے چار سالوں کی خاطر تم ہمیں بھی برباد کرنے لگے ہو۔ وہ چھ سال اسے کہیں گے۔ کہ تمہارے لئے رکنے کا موقعہ تھا پہلا سال۔ تمہارے لئے رکنے کا موقعہ تھا دوسرا سال۔ تمہارے لئے رکنے کا موقعہ تھا تیسرا سال۔ تمہارے لئے رکنے کا موقعہ تھا چوتھا سال تمہارے لئے رکنے کا موقعہ تھا پانچواں سال۔ مگر جب تم پانچویں سال میں آئے۔ تو تم نے نصف منزل میں اپنا قدم رکھ دیا۔ اور جب چھٹے میں شامل ہوئے۔ تو تم اس منزل کے دوسرے نصف میں داخل ہو گئے۔ اب تمہارے لئے رکنے کا کونسا موقع ہے۔ اور اگر رکو۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ تم اگلے چار سال کی خاطر ہمیں بھی برباد کرنا چاہتے ہو۔

تو مجھ سے زیادہ ان کے پچھلے سال انہیں تحریک کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اسلئے وہ بھی اس بات کے زیادہ محتاج نہیں۔ کہ انہیں اسکی تحریک کی جائے۔ البتہ ایک گروہ ایسا ہے۔ جو

تحریک کا محتاج

ہے۔ اور اس گروہ میں وہ بچے شامل ہیں۔ جو پہلے نابالغ تھے۔ مگر اب بلوغت کو پہنچ گئے ہیں۔ یا وہ طالب علم شامل ہیں۔ جو پہلے برسرکار نہیں تھے۔ مگر اب تعلیم ختم کرکے کہیں ملازم ہوچکے یا کوئی اور کام شروع کر چکے ہیں۔ یا وہ لوگ شامل ہیں۔ جن کے پاس پہلے مال نہیں تھا۔ مگر اب خدا نے انہیں مال دے دیا ہے۔ یا وہ لوگ شامل ہیں۔ جو پہلے

مقروض ہونے کی وجہ سے

اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ مگر اب قرض اتار چکے اور اس قابل ہو چکے ہیں۔ کہ اس تحریک میں حصہ لے سکیں۔ یا وہ لوگ ہیں۔ جو پہلے احمدی نہ تھے۔ مگر اب احمدی ہو گئے ہیں۔ غرض اس قسم کے لوگ جو پہلے معذور تھے مگر اب ان کی معذوری دور ہو چکی ہے۔ یا پہلے بے سامان تھے۔ مگر اب خدا تعالیٰ نے انہیں باسامان کر دیا ہے۔ صرف وہ کسی نئی تحریک کے محتاج ہیں۔ اور میں آج انہی کو مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ کہ وہ اب پچھلا سفر طے کرکے ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اگر اس وقت وہ شامل ہو جائیں۔ تو گذشتہ چھ سال کا بقایا انہیں ادا کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر اب بھی وہ اس میں شامل نہ ہوئے۔ تو ان کے لئے اس میں شمولیت اور بھی کٹھن ہو جائے گی۔ پس وہ آج ہی اس تحریک میں شامل ہو جائیں۔ تا پچھلے سفر کو بھی وہ طے کر سکیں۔ ورنہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا۔ ان کا بوجھ بڑھتا جائے گا۔ اور پھر مجاہدین کے اس سفر میں ان کا شامل ہونا مشکل ہو جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تبوک کی طرف کوچ کیا۔ تو بعض مسلمان اس خیال سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کہ بعد میں تیاری کرکے لشکر میں جا ملیں گے۔ انہی لوگوں میں سے ایک

ابو خیثمہ نامی صحابی

بھی تھے۔ یہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ بعض روایات میں ہے۔ کہ مدینہ میں ہی تھے اور اس خیال میں تھے۔ کہ بعد میں جاکر مل جاؤں گا۔ جب واپس گھر پہنچے۔ تو داخل ہوتے ہی اپنی بیوی سے پوچھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے گئے ہیں؟ یا ابھی نہیں گئے۔ بعض دفعہ عورت کا دل مرد کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے۔ اور اسکی محبت و موانست کے جذبات جوش میں ہوتے ہیں۔ اور وہ چاہتی ہے۔ کہ مرد اس کے پاس بیٹھے۔ اور اس سے باتیں کرے۔ اس نے بھی نہا دھو کر بناؤ سنگار کیا ہوا تھا۔ اور وہ چاہتی تھی۔ کہ ابو خیثمہ اس سے باتیں کریں۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے ہیں یا نہیں۔ تو اس نے عورتوں والی چال چلنی شروع کر دی۔ اور پاس بیٹھ کر محبت کا اظہار کرنے لگ گئی۔ اور کہنے لگی۔ پہلے کچھ باتیں تو کرلو۔ انہوں نے کہا۔ باتیں بعد میں دیکھی جائیں گی۔ پہلے یہ بتاؤ۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے تو نہیں گئے۔ وہ پھر باتوں میں مشغول کرنے لگی۔ مگر انہوں نے اصرار کیا۔ کہ پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بتاؤ۔ آخر اس نے بتایا۔ کہ آپ کل لشکر سمیت چلے گئے ہیں۔ ابو خیثمہ نے جب یہ سنا۔ تو کہا ہمارے لئے شرم کا مقام ہے۔ کہ خدا کا رسول تو دھوپ میں سفر کر رہا ہو۔ اور میں اپنی بیوی کے پاس آرام سے بیٹھا باتیں کر رہا ہوں۔ یہ کہتے ہی انہوں نے گھوڑے پر زین ڈالی اور چل پڑے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنے ساتھیوں کے اخلاص اور ان کی محبت کا پتہ تھا۔ آپ کے دل میں بار بار یہ خیال آتا تھا۔ کہ ابو خیثمہ نہیں آیا۔ وہ بڑا مخلص آدمی ہے معلوم نہیں۔ اس کے آنے میں کیا روک حائل ہوگئی۔ صحابہ رضو کہتے ہیں۔ کہ آپ تھوڑی دور تک چلتے۔ اور پھر مڑ کر دیکھتے۔ اور فرماتے ابو خیثمہ نہیں آیا۔ پھر کچھ سفر طے کرتے۔ تو پیچھے کی طرف منہ موڑ کر دیکھتے۔ اور ذرا بھی گرد و غبار اڑتی نظر آتی۔ تو فرماتے ابو خیثمہ نہیں آیا۔ اس جنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو قیصر جو عیسائی بادشاہ تھا۔ اس کے مقابلہ میں جانا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد جلد منزلیں طے کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ تا عیسائی لشکر کو تیاری کرنے کا موقعہ نہ مل جائے۔ اور ابو خیثمہ چونکہ چوبیس گھنٹے پیچھے رہ گئے تھے۔ اس لئے ان کا لشکر کے ساتھ جلد آملنا مشکل تھا۔ وہ اپنی سواری کو ایڑیاں مارتے ہوئے تیزی کے ساتھ سفر طے کر رہے تھے۔ آخر تیسرے دن اسلامی لشکر کو دور سے گرد اڑتی دکھائی دی۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ گرد اڑتی نظر آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کوئی سوار آرہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مڑ کر دیکھا۔ اور فرمایا۔ کن اباخیثمہ۔ یعنی تو ابو خیثمہ ہو جا۔ یہ عربی کا ایک محاورہ ہے۔ جس کے یہ معنی نہیں ہوتے۔ کہ کسی انسان کی شکل بدل جائے۔ اور وہ ہو تو کوئی اور مگر اسکی شکل کسی اور انسان کی طرح ہو جائے۔ بلکہ اس محاورہ کے معنے یہ تھے۔ کہ کاش یہ آنے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابو خیثمہ ہو۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ابو خیثمہ دوڑے چلے آتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ابو خیثمہ آخر تم آہی ملے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں پیچھے رہ سکتا تھا؟ میں باہر گیا ہُوا تھا۔ جب واپس آیا اور مجھے پتہ لگا۔ کہ آپ چلے گئے ہیں۔ تو میں اسی وقت سوار ہو کر چل پڑا۔ اور منزلیں مارتا ہُوا یہاں پہنچ گیا۔ اس زمانہ میں اکیلے سفر کرنا نہایت خطرناک ہُوا کرتا تھا۔ مگر انہوں نے اس بات کی کوئی پروا نہ کی۔ اور اُس عشق کی وجہ سے جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات سے تھا۔ منزلیں طے کرتے ہوئے لشکر سے آملے۔ اسی طرح مدینہ میں کچھ اور لوگ بھی تھے۔ جو اس خیال میں رہے۔ کہ آج نہیں تو کل چل پڑیں گے۔ اور کل خیال کر لیا کہ پرسوں روانہ ہو جائیں گے۔ آخر جب تین دن گذر گئے۔ تو انہوں نے خیال کیا۔ کہ اب اتنا لمبا سفر ہم سے کہاں طے ہو سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ وہ اس جہاد میں شامل ہونے سے محروم ہو گئے۔ تو

وقت کو ضائع کرنا

بہت بڑی حماقت ہوتی ہے۔ ہمارے سامنے بھی اس وقت تحریک جدید کا ایک جہاد ہے۔ جس کا سفر دس منزلوں پر مشتمل ہے۔ ان دس منزلوں میں سے چھ منزلیں طے ہو چکی ہیں۔ اور صرف چار منزلیں باقی رہتی ہیں۔ جو لوگ اب تک اس میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کے لئے بے شک چھ منزلیں اکٹھی طے کرنا مشکل ہے۔ مگر سات منزلیں اکٹھی طے کرنا ان کے لئے اور بھی مشکل ہو گا۔ اور آٹھ یا نو یا دس منزلیں اکٹھی طے کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہو گا۔ بے شک جنہوں نے یہ سفر پہلے طے نہیں کیا۔ ان پر اب ان منزلوں کو یکدم طے کرنا گراں گذرے گا۔ مگر انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر اس وقت انہوں نے اس بوجھ کو برداشت نہ کیا۔ تو یہ گرانی سال بسال بڑھتی چلی جائیگی پس میں ان نوجوانوں کو جو اس سال کے دوران میں برسرِ کار ہوئے ہیں۔ یا ان غرباء کو جنہیں خدا تعالیٰ نے اب وسعت دے دی ہے یا ان لڑکوں کو جو پہلے بالکل چھوٹے تھے۔ مگر اب وہ بڑے ہو گئے ہیں۔ اور انہیں اس تحریک کی اہمیت کا علم ہو گیا ہے۔ یا انہیں اپنے ماں باپ کی جائیداد میں سے کوئی حصہ مل گیا ہے۔ یا ان لوگوں کو جو پہلے احمدی نہیں تھے۔ مگر اس عرصہ میں وہ احمدی ہو گئے ہیں۔ اور اس کے

ساتھ ہی انہیں اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق بھی ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ منزل قریب آرہی ہے۔ سفر خاتمہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور چوٹی پر پہنچ کر اب مجاہدین کا لشکر نیچے اتر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ منزل ختم ہو جائے۔ اور تمہارے لئے حسرت کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔

میں اس امر کی طرف بھی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بارہا کہا ہے۔ ہر مومن اور مخلص کو چاہیئے کہ وہ اپنی توفیق کے مطابق

ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ

دے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دینے کے یہ معنے نہیں۔ کہ انسان پانچ یا دس یا بیس یا سو روپے زیادہ دے۔ بلکہ زیادتی ہر شخص کی مالی حیثیت پر منحصر ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے سابقہ چندے پر ایک پیسہ بھی بڑھاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اضافہ ہی ہے۔ اس لئے اپنے چندے بڑھانے میں سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا چندہ پہلے سالوں سے بڑھ کر رہے۔ خدا تعالیٰ کو اس سے غرض نہیں۔ کہ کسی کا اضافہ تھوڑا ہے یا بہت۔ بلکہ جو بھی اپنے چندے پر اضافہ کرتا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سابقون کے زمرہ میں لکھا جاتا ہے۔ اور جبکہ یہ امتیاز اور فخر ایک پیسہ یا دھیلہ کی زیادتی سے بھی تمہیں حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیسا نادان وہ شخص ہے۔ جو اتنا اضافہ بھی نہ کرے۔ اور اس طرح سابقون میں شامل ہونے سے محروم رہے۔ وہ شخص جو پانچ یا دس روپے چندہ دیتا ہے۔ اس کے لئے ایک پیسہ کی زیادتی ایسی نہیں ہو سکتی۔ جس کے متعلق وہ یہ کہہ سکے۔ کہ وہ یہ اضافہ نہیں کر سکتا۔ غرباء بھی اگر چاہیں تو

ایک پیسہ دیکر سابقون میں

شامل ہو سکتے ہیں۔ پس جماعت کے ہر دوست کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ تحریک جدید میں حصہ لے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر سال کا چندہ پہلے سال سے بڑھ کر ہو۔ خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ اضافہ کیا جائے۔ تاکہ ہماری جماعت میں کوئی بھی شخص ایسا نہ رہے۔ جو سبقت سے محروم ہو۔

وہ غرباء جو پانچ روپے چندہ دینے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کے متعلق میں نے بتایا ہے۔ کہ اگر ان کا دل درد مند ہے۔ اور وہ یہ تڑپ رکھتے ہیں۔ کہ کاش ان کے پاس روپیہ ہوتا۔ اور وہ اس میں شریک ہو سکتے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور چندہ دہندگان میں ہی شامل ہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم سے ایک روپیہ لے لیا جائے۔ اور ہمیں اس تحریک میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر ان کے دل میں واقعہ میں یہ تڑپ موجود ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پہلے ہی اس تحریک میں شامل ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ یہ روپیہ کسی اور نیک کام پر صرف کر دیں۔ اور اپنے متعلق اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھیں۔ کہ وہ انہیں ایسا ہی ثواب دے گا۔ جیسے ان لوگوں کو دے گا۔ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ اگر بالفرض وہ ایک روپیہ دے کر اس تحریک میں شامل بھی ہو جائیں تو انہیں ثواب تو ایک روپیہ کا ہی ملے گا۔ لیکن اگر وہ غربت کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لیں گے۔ مگر ان کے دل تڑپ رہے ہوں گے۔ کہ کاش ان کے پاس روپیہ ہوتا اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح اس میں حصہ لیتے۔ تو اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علیٰ قدر مراتب انہیں ویسا ہی ثواب ملے گا۔ جیسے تحریک جدید میں اور حصہ لینے والوں کو ملے گا۔ مزید برآں وہ اس ایک روپیہ کو نیکی کے کسی اور کام میں صرف کر کے اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ ثواب حاصل کر سکیں گے پس انہیں اس تحریک سے اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھنا چاہیئے۔ باقی ہر ایک دوست کو چاہیئے۔ کہ وہ اضافہ کے ساتھ اپنا چندہ لکھوائے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ جس نے گذشتہ سال پانچ روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ وہ اب چھ روپیہ کا وعدہ لکھوائے۔ بلکہ وہ ایک پیسہ اور ایک آنہ دے کر بھی سابقون میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور جبکہ میں نے سابقون میں شامل ہونے کا راستہ ہر ایک کے لئے کھول دیا ہے۔ اور میں نے اجازت دی ہوئی ہے۔ کہ قلیل سے قلیل ایزادی سے بھی انسان سابقون کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ تو اس اجازت کے بعد کوئی ایسا شخص ہی سابقون کے ثواب سے محروم رہ سکتا ہے۔ جسے یا تو اس بات کا علم نہ ہو۔ اور یا اُس کے دل میں سابقون کے

زمرہ میں شامل ہونے کی کوئی قدر نہ ہو۔ پس ہر مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پچھلے سال کے چندہ پر حسب توفیق دھیلہ۔ پیسہ دو پیسے آنہ دو آنے یا اس سے زیادہ رقم بڑھا دے۔ تا کہ وہ سابقون میں شامل ہو جائے۔ اور اسکی ہر منزل پہلی منزل سے زیادہ بہتر ہو۔ پھر

ایک اور ذریعہ بھی سابقون میں شامل ہونے کا

ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلامی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ تو انفرادی زندگی کہلاتا ہے۔ اور دوسرا حصہ جماعتی زندگی کہلاتا ہے۔ پس میرے نزدیک نہ صرف افراد کو یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ پہلے سال سے زیادہ ہو۔ بلکہ جماعتوں کو بھی یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے وعدوں کی لسٹیں افراد کے لحاظ سے بھی اور وعدوں کے لحاظ سے بھی پہلے سالوں سے بڑھ کر ہوں۔

درحقیقت قومی عزت بھی عزت ہی ہوتی ہے۔ بلکہ اگر ہم غور کریں۔ تو وہ بعض دفعہ ذاتی عزت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ مثلاً زید قادیان کا باشندہ اگر اپنے وعدہ کی تمام شرائط کو پورا کر دیتا اور سابقون کے زمرہ میں آجاتا ہے۔ لیکن قادیان کی جماعت پچھڑی رہ جاتی ہے۔ تو زید کو بھی اس داغ میں سے کچھ حصہ ملے گا۔ اسی طرح فرض کرو۔ بکر لاہور میں چندہ دینے میں خوب چست ہے۔ اور وہ ہمیشہ اضافہ کے ساتھ وعدہ کرتا اور وقت کے اندر اسے پورا کرتا ہے۔ لیکن لاہور کی جماعت چندہ میں پیچھے رہ جاتی ہے۔ تو لاہور کی جماعت کو جو داغ لگے گا۔ وہ اس کو بھی لگے گا۔ باوجود اس بات کے کہ ذاتی طور پر وہ چندہ میں سب سے آگے ہو گا۔ تو جماعتی لحاظ سے بھی سابقون میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وعدہ کرنے والے افراد کی تعداد پہلے سال سے زیادہ ہو۔ اسی طرح ان کی موعودہ رقوم بھی گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہوں۔

چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں بے شک یہ مشکل پیش آسکتی ہے۔ کہ افراد کے لحاظ سے ان میں کوئی خاص زیادتی نہیں ہو سکتی۔ کسی جگہ اگر ایک سال پانچ سات احمدی ہیں۔ تو دوسرے سال بھی پانچ سات احمدی ہی ہوں گے۔ مگر بڑی بڑی جماعتوں میں مقابلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا راستہ کھلا ہے۔ اس سے ان کی عزت بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور اس مقابلہ سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کونسی جماعتیں پیچھے رہی ہیں۔

جب یہ فہرستیں کتابی صورت میں شائع ہو جائیں گی۔ تو اس وقت ہر ایک کے لئے تمام فہرست کا پڑھنا سخت مشکل ہوگا۔ لیکن یہ بات آسانی سے دیکھی جا سکے گی۔ کہ کونسی جماعت چندوں میں بڑھ کر رہی۔ اور کونسی جماعت پیچھے رہی۔ اور چونکہ اس بات کا معلوم کرنا آسان ہوگا۔ اس لئے جو جماعتیں چندہ میں بڑھ کر رہیں گی۔ ان کے لئے

سینکڑوں سال دعائیں

ہوتی چلی جائیں گی۔ اور خدا سے جو انہیں ثواب ملے گا۔ وہ الگ ہوگا۔ گویا خدا کے ثواب کے بعد ایسی جماعتیں بندوں کی دعاؤں سے بھی سینکڑوں ہزاروں سال تک حصہ لیتی چلی جائیں گی۔ اس فہرست میں کم و بیش پانچ ہزار نام ہونگے۔ اور پانچ ہزار نام پڑھنا آسان کام نہیں۔ لیکن اتنی بات ہر کوئی پڑھ لے گا۔ کہ فلاں فلاں جماعتیں اس چندہ میں اول رہی ہیں۔

پس جماعتی لحاظ سے بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ افراد اور وعدوں کے لحاظ سے لسٹیں گذشتہ سال سے بڑھ کر رہیں۔ تاکہ اس حصۂ ثواب میں وہ دوسروں سے بڑھ جائیں۔

میں اس موقع پر ایک دفعہ پھر ان لوگوں کو جنہوں نے ادائیگی چندہ کا اقرار کیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بغیر کسی کی تحریک کے

اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی فکر

رکھا کریں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس سال کے آغاز میں پہلے تین چار ماہ تو دوستوں کی توجہ اس چندہ کی طرف رہی۔ مگر پھر ان پر غفلت طاری ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۲۵ ہزار کے قریب چندہ میں کمی آگئی۔ اس کے بعد میں نے پھر توجہ دلائی۔ تو دوستوں میں بیداری پیدا ہوئی۔ مگر ستمبر کا مہینہ ختم ہونے پر دس پندرہ دن کے اندر اندر پانچ سات ہزار کی پھر کمی ہوگئی۔ اس کے بعد پھر توجہ دلائی گئی۔ تو اب یہ حالت ہے۔ کہ آمد قریباً قریباً گذشتہ سال کے برابر ہے۔ صرف کسی دن کی وصولی پچھلے سال سے کم ہو جاتی ہے۔ اور کسی دن کی وصولی پچھلے سال سے بڑھ جاتی ہے۔ یہ طریق بھی انسان کے لئے ثواب کی کمی کا موجب ہوتا ہے اور یوں بھی یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ کہ انسان اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھی دے۔ اور پھر ذرا سی غفلت سے اس کے ثواب میں کمی آجائے۔ اور اس کی سستی سلسلہ کے لئے پریشانی کا موجب بن جائے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وعدہ کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا رہتا ہے۔ انہیں بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے بار بار کہا ہے۔ کہ اگر وہ چندہ نہیں دے سکتے۔ تو مجھ سے معافی لے لیں اور اگر دے سکتے ہیں۔ تو جلد سے جلد دینے کا انتظام کریں۔ وہ شخص جو چندہ دینے کی طاقت تو نہیں رکھتا۔ مگر معافی بھی نہیں مانگتا۔ وہ متکبر ہے۔ . . . .

کیونکہ وہ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ اس نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہؤا ہے۔ اور وہ اسے ادا کر دیگا۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ وہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یا ادا کرنا چاہتا نہیں۔ اور پھر ریاء اس پر اس قدر غالب ہے۔ کہ معافی بھی نہیں مانگتا۔ پس وہ متکبر ہے۔ اور وہ جو توفیق کے باوجود ادا نہیں کرتا۔ نادہند ہے۔ اسے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ کہ اس تحریک میں اپنا وعدہ لکھوائے۔ سوائے ایسی تحریک کے جیسے ایک مومن دوسرے مومن کو کرتا ہے۔ پس اس تحریک میں شامل ہونا اسکی خوشی پر منحصر تھا۔ اور جبکہ اس نے طوعی طور پر چندہ لکھوایا۔ تو یہ نہایت ہی قابل شرم بات ہے۔ کہ ایک انسان وعدہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے کرے۔ مگر اسے پورا نہ کرے۔ پس میں ان تمام لوگوں کو جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے بقائے پورے کریں۔ تاکہ ثواب کی جگہ انہیں عذاب نہ ملے۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے بقائے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ گذشتہ پانچ سال کے بقائے تیس ہزار کے قریب ہوں گے۔ اور یہ وہ بقائے ہیں۔ جن کی ادائیگی کا دوستوں نے وعدہ کیا ہؤا ہے۔ پس اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور بقایوں کو جلد سے جلد صاف کریں۔ وعدہ بڑی قیمتی چیز ہوتا ہے۔ اور پھر مومن کا وعدہ تو اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مومن کہلا کر بھی اپنا وعدہ پورا نہ کرے۔ تو اس کا ایمان اسے کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ وعدہ تو ایسی چیز ہے۔ کہ بسا اوقات کافر بھی اسے پورا کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ اور جبکہ کافر بھی وعدہ کو پورا کیا کرتا ہے۔ تو مومن کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا قدم کم سے کم کافر سے نیچے تو نہ پڑے۔ عرب میں وعدوں کا بہت خیال رکھا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں تو مسلمان کہلانے والے چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ دوسروں کا نقصان ہو۔ انہیں نہ اپنے وعدوں کا خیال ہوتا ہے۔ نہ لین دین کا احساس ہوتا ہے۔ مگر اہل عرب میں وعدوں کو پورا کرنے کا اتنا احساس تھا۔ کہ باوجود کفر کے وہ اپنے وعدوں کو پورا کر کے دکھا دیتے تھے۔ چنانچہ مکہ میں ایک دفعہ خبر پہنچی۔ کہ ایرانی فوجوں سے رومی فوج شکست کھا گئی ہے۔ مکہ والے چونکہ مشرک تھے۔ اور ایران والے بھی مشرک تھے۔ اس لئے مکہ کے بُت پرست اس سے بہت خوش ہوئے مشرک تو عیسائی بھی تھے۔ مگر وہ چونکہ مسلم اہل کتاب تھے۔ اس لئے مکہ والوں نے شور مچا دیا۔ کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو عیسیٰ کو مانتا ہے۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ اور ہمارا تعلق ایرانیوں سے ہے۔ اس جنگ میں چونکہ ایرانیوں کو فتح ہوئی ہے۔ اور رومی شکست کھا گئے ہیں۔ اس لئے یہ ہمارے لئے ایک نیک فال ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بھی فتح پائیں گے۔ اور مسلمان ہمارے مقابلہ میں شکست کھا جائیں گے۔ غرض مکہ میں ایک شور برپا ہو گیا۔ کہ چونکہ ایرانیوں نے رومیوں کو شکست دے دی ہے۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم نے مسلمانوں کو شکست دے دی۔ جب کوئی رَو چلتی ہے۔ تو چلتی چلی جاتی ہے۔ اور طبائع خود بخود اس سے متاثر ہوتی جاتی ہیں۔ یہ رَو بھی ایسی چلی۔ کہ ہر جگہ اس کا تذکرہ رہنے لگا۔ مسلمانوں نے اس پر شرطیں

بکڈپو کی طرف سے جلسہ سالانہ پر احباب کی خدمت میں نادر علمی تحفے

براہین احمدیہ ہر چہار حصص } جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء اور مقبول عام کتاب ہے۔ جس کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ختم ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ مجلد چار روپیہ۔

ایام الصلح } جس میں وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن مجید اور احادیث کے رو سے سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی ختم ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ر

رسالہ یادگار جوبلی } جس میں جلسہ خلافت جوبلی کے تمام حالات اور ایڈریس درج کئے گئے ہیں۔ بہت دلکش کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ر

دینیات کورس } زنانہ گرلز سکول کے لئے نیا کورس مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۰ر

سلسلہ احمدیہ } حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمدؐ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حقائق اور معارف سے لبریز کتاب اور سلسلہ کی پچاس سالہ تاریخ ہے۔ قیمت مجلد عہ بے جلد عم

تریاق القلوب } یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک گرانقدر تصنیف ہے۔ جس میں بہت سے خدائی نشانات کا ذکر ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت نادر تصنیف ہے جس میں روحانی علم کے نہایت قیمتی خزانے مخفی ہیں۔ اور بہت سے اختلافی مسائل کا حل ملتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔

سیرت المہدی ہر سہ حصص } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور سیرت کے متعلق روایات کا شاندار مجموعہ ہے۔ قیمت ہر سہ جلد تین روپیہ

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس روپیہ میں طلب فرمائیں۔

مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنی شروع کر دیں۔ کوئی کہتا۔ کہ فال کوئی چیز ہی نہیں ہوتی۔ کوئی کہتا۔ کہ یہ محض وہم اور خیال ہے۔ اور کوئی یہ کہتا۔ کہ فال لینے کا یہ طریق غلط ہے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل کی۔ کہ رومیوں کو گو اب شکست ہو چکی ہے۔ مگر بضع سنین میں وہ پھر غالب آجائیں گے۔ اور ایرانی ان کے مقابلہ میں شکست کھا جائینگے۔ اور یہ خبر تم کو ایسے وقت میں پہنچے گی۔ جب تم بھی ان دشمنوں کو ایک شکست دے چکے ہو گے۔ چنانچہ رومیوں کی فتح کی خبر مسلمانوں کو بدر کے موقع پر پہنچی۔ جب کفار کا لشکر مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست فاش کھا چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب یہ وحی نازل ہوئی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابی بن خلف جو مکہ کا رئیس تھا۔ اس کے پاس پہنچے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ کچھ تم نے سنا۔ ہمارے آقا کو الہام ہوا ہے۔ کہ بضع سنین میں رومی ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔ اس نے کہا اگر یہ بات ہے۔ تو آؤ اور کوئی شرط باندھ لو۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا۔ بہت اچھا۔ چنانچہ دس دس اونٹوں کی شرط ہو گئی۔

بضع سنین کے معنے

تین سے دس سال تک کے ہوتے ہیں۔ یعنی تین سال سے لے کر نویں سال کے اختتام تک۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا خیال نہ رہا اور انہوں نے تین سال کی مدت مقرر کر دی۔ اور کہا۔ کہ اگر تین سال میں ایرانیوں نے رومیوں کے ہاتھوں شکست نہ کھائی۔ تو میں تمہیں دس اونٹ دوں گا۔ اور اگر وہ شکست کھا گئے۔ تو تمہیں دس اونٹ دینے ضروری ہوں گے۔ اس کے بعد وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں تو آپ کی وحی پر شرط باندھ آیا ہوں۔ اور کہہ آیا ہوں۔ کہ اگر ایرانیوں کو اب کی دفعہ شکست نہ ہوئی۔ تو میں دس اونٹ دوں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ مدت کیا مقرر کی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ تین سال۔ آپ نے فرمایا۔ بضع سنین تو تین سے نو سال تک ہوتے ہیں۔ یہ آپ نے غلطی کی۔ جو تین سال کی مدت مقرر کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اچھا اب اس غلطی کی تلافی اس طرح کرو۔ کہ ابی بن خلف کے پاس جاؤ۔ اور کہو۔ کہ ہم شرط اور زمانہ دونوں بڑھا دیتے ہیں۔ شرط سو سو اونٹ رکھ لو۔ اور مدت نو سال کے اختتام تک بڑھا دو۔ چنانچہ وہ پھر ابی بن خلف کے پاس گئے۔ اور یہی بات اس کے سامنے پیش کر دی۔ اسے چونکہ یقین تھا۔ کہ ایرانیوں کی طاقت بہت بڑی ہے۔ اور ناممکن ہے۔ کہ رومی انہیں شکست دے سکیں۔ اسلیئے اس نے فوراً خوشی سے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور کہا کہ بے شک زمانہ نو سال تک بڑھا لو اور شرط سو سو اونٹوں کی رکھ لو۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے رومیوں کے حالات میں تبدیلی پیدا کرنی شروع کر دی۔ اور نو سال کے اندر اندر ان میں ایک باہمت بادشاہ پیدا ہوا۔ اور اس نے اپنے ملک کو متحد کر کے ایرانیوں پر ایسا شدید حملہ کیا۔ کہ ان کے لیے بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ ایرانی شکست کھا گئے۔ اور رومیوں کو فتح حاصل ہو گئی۔ جب یہ خبر مسلمانوں کو پہنچی۔ اس وقت ہجرت ہو چکی تھی۔ ابی بن خلف مر چکا تھا۔ اور کفار مکہ سے مسلمانوں کی لڑائیاں شروع ہو چکی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے اس کے وارثوں کو کہلا بھیجا۔ کہ تمہیں وہ شرط یاد ہے؟ جو ابی بن خلف نے مجھ سے کی تھی۔ انہوں نے کہا یاد ہے۔ اور اسی وقت سو اونٹ بھجوا دیئے۔ تو کافر بھی

اپنے وعدے کا پاس

کیا کرتا ہے۔ کجا یہ کہ مومن ایک وعدہ کرے اور اسے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا کوئی خیال نہ آئے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ ابی بن خلف جیسے شدید دشمنِ اسلام کی اولاد تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اتباع کے متعلق اپنے وعدہ کو پورا کر دے۔ اور ایک احمدی کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ اگر ایسا ہو۔ تو یہ ایک نہایت ہی افسوسناک بات ہوگی۔ اس وقت تحریک جدید کے چھٹے سال کے وعدوں میں سے بھی چھبیس ستائیس ہزار کی رقم رہتی ہے (اس وقت خطبہ کو دیکھتے وقت کوئی انیس بیس ہزار کی رقم باقی ہے۔) دوستوں کو چاہیئے کہ دسمبر کے مہینہ میں ہی اسے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نئے سال کے وعدوں کے متعلق میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ

سات جنوری ۱۹۴۶ء تک وعدوں کی لسٹیں

مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اور آج سے ہی تحریک جدید کے کارکنوں کو اس کام میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ ہو سکے تو جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے لسٹیں مکمل کر کے پہنچا دی جائیں۔ ممکن ہے بعد میں یہ وقت بڑھانا پڑے مگر میں سمجھتا ہوں۔ لمبا وقت اگر دے دیا جائے۔ تو کارکنوں میں مستعدی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ابھی وقت کافی پڑا ہے۔ اس کام کو بعد میں کر لیا جائے گا۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ دسمبر میں ہی لسٹیں تیار ہو جائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ سات جنوری تک یہاں پہنچا دی جائیں۔ بعض لوگ جلسہ سالانہ پر آکر لسٹیں تیار کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہاں ان دنوں تمام آدمی اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ تک لسٹیں مکمل کر کے پہنچا دیں۔ اگر پھر بھی بعض لوگ رہ جائیں۔ تو ان کا وعدہ سات جنوری تک پہنچا دیا جائے۔ بہرحال سات جنوری تک کا وعدہ ہی قبول کیا جائے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ممکن ہے۔ اس وقت میں بعد میں زیادتی بھی کرنی پڑے مگر اصل میعاد یہی ہے۔ اور مخلصین جو ثواب حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اسی مدت میں کوشش کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

پس میں قادیان کی جماعت کو بھی اور باہر کی جماعتوں کو بھی تحریک کرتا ہوں۔ کہ اس عرصہ میں وہ اپنی لسٹیں مکمل کر کے دفتر میں پہنچا دیں۔ افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ اس چندہ میں پہلے سالوں سے زیادہ حصہ لیں۔ اور جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ نہ صرف افراد کے لحاظ سے اُن کی لسٹیں پہلے سالوں سے بڑھ کر ہوں۔ بلکہ چندہ کے لحاظ سے بھی ان میں زیادتی ہو۔ آخر میں اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کرتے ہوئے میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے اس کام میں برکت ڈالے۔ اور ہمیں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ایک ایسی بنیاد قائم کرنے میں مدد دے۔ جو اسلام کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کرنے والی ہو۔ اسی طرح احمدیت پر جو دشمن اعتراضات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک کے ذریعہ ان کے اعتراضات کو پاش پاش کر دے۔ تا اسلام اور احمدیت تمام قلوب پر چھا جائیں اور دنیا کی تمام قومیں دین کے جھنڈے کے نیچے ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔

ایام جلسہ میں طبی مشورہ کرنیوالوں کے لئے ضروری اعلان

بعض دوست جلسہ سالانہ کے ایام میں اپنے مخصوص اور پرانے امراض کے متعلق تفصیلی حالات بتا کر (جن کا بیان کرنا اکثر حالات میں واقعی ضروری ہوتا ہے) تشخیص و علاج کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایسے ضرورت مند احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وقت کی قلت اور کام کی زیادتی کے باعث ان ایام میں پوری توجہ نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اس وقت ان کے مناسب حال دوا کا تیار کرانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اسلیئے بہتر ہوگا۔ کہ ایسے دوست قبل ازیں اپنے حالات سے آگاہ فرماویں۔ تا صحیح طور پر ان کی خدمت ہو سکے۔ اور اگر کسی خاص دوا کی ضرورت ہو۔ تو وہ پہلے ہی تیار کروا لی جائے۔ اور اس وقت ذاتی معاینہ کی روشنی میں مناسب ترمیم کے بعد دوا دی جائے۔ ایسے احباب زیادہ سے زیادہ ۲۰ر دسمبر تک اپنے خطوط بھیج دیں۔

خاکسار (حکیم) ایم۔ اے قریشی۔ ڈی۔ آئی۔ ایم ایس طبیب انچارج ویدک یونانی دواخانہ قادیان

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ فرماویں (منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان)

رجسٹرڈ سرجن آئل رجسٹرڈ

جو کہ ورم۔ چوٹ۔ رگڑ۔ زخم۔ آبلہ۔ مغلئی پھوڑا۔ پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔ نیز داد کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور مکھی۔ بھونڈی۔ زنبور۔ بھڑ۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے کا علاج ہے۔ سرجن آئل کے لگانے سے ورم۔ درد۔ بے چینی۔ اور جلن فوراً جاتی رہتی ہے۔ اور تازہ زخم کا خون فوراً بند ہو کر زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ نیز پھوڑا پھنسی پر لگانے سے خود بخود پھٹ کر اس کا گند نکل جاتا ہے۔ سرجن آئل کھلاڑیوں کے لئے بے نظیر مددگار ہے۔ زخموں۔ رگڑوں پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ نیز حیوانات کے لئے بھی سرجن آئل ویسا ہی فائدہ مند ہے۔ جیسے انسانوں کے لئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ر شیشی کلاں ۱۰ر محصولڈاک بذمہ خریدار

(ڈاکٹر) ایم۔ اے بھٹی سرجن آئل فارمیسی قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن!

بائیبل میں نبی عربی ؐ امتِ مسلمہ اور مکہ معظمہ کے متعلق بشارات

(۱)

انگوری باغ کی تمثیل

انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے انگوری باغ کی ایک تمثیل بیان کی گئی ہے۔ یہ تمثیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں ایک روشن پیشگوئی ہے۔ اور آپ کی قوم بنی اسماعیل کے الہٰی ہاتھوں سے نوازے جانے کے متعلق ایک عظیم الشان بشارت ہے اے کاش نصاریٰ اسے سمجھتے۔ نورِ بصیرت سے دیکھتے۔ اور غور کرتے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے مذکورہ تمثیل میں جو یہ فرمایا۔ کہ "خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک قوم کو جو اس کے پھل لائے گی۔ دے دی جائیگی" (متی ۲۱/۴۳ کیتھولک انجیل)

اس کا کیا مفہوم ہے؟ کیا یہی نہیں۔ کہ آسمانی بادشاہت یعنی نبوت بنی اسرائیل سے چھن جائے گی۔ اور ایک دوسری قوم کے سپرد کی جائے گی۔ جو اس کے پھل لائے گی۔ چنانچہ اس بشارت کی حقیقت کو واقعات نے واشگاف کردیا۔ اور بنی اسماعیل میں نبوت منتقل ہوگئی۔ اور بنی اسرائیل میں نبوت انجیل میں صاف لکھا ہے کہ ختم ہوگئی۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ شریعت اور انبیا یوحنا (یحییٰ) تک تھے لوقا ۱۶/۱۶۔ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ بنی اسرائیل میں سے آپ کا کوئی باپ نہ تھا۔ اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت بنی اسرائیل کی طرف منسوب نہ ہوسکتی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سلسلہ انبیاء یوحنا پر ختم ہوگیا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل میں سلسلہ انبیا میری بعثت پر ختم ہوگیا۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام باپ کی رو سے بنی اسرائیل سے نہ تھے۔ اور بغیر باپ کی پیدائش میں یہی سِرّ تھا کہ مغضوب علیہم گروہ اپنی بداعمالیوں کے باعث اس قابل ہی نہ تھا۔ کہ ان میں سے کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ سے کوئی نبی پیدا ہو۔ غرضیکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بلا باپ بنی اسرائیل میں نبوت کے انقطاع کی زبردست دلیل ہے۔ پھر انگوری باغ کی تمثیل سے بھی یہی ثابت ہے۔ کہ اب بنی اسرائیل میں آئندہ کسی نبی نے نہیں آنا۔ بلکہ ایک دوسری قوم میں نبوت جاری ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔ کہ انگوری باغ کے میووں کا حصہ لینے کے لئے خدا نے نوکروں یعنی انبیاء کو بھیجا لیکن ان سب کو بنظرِ حقارت ٹھکرا دیا گیا۔ کسی کو مار اپیٹا۔ تو کسی کو قتل کیا۔ آخر خدا نے اپنا بیٹا بھیجا۔ کہ شاید اس کا لحاظ کریں۔ لیکن کہاں بنی اسرائیل نے اس خیال سے کہ یہ اس باغ کا وارث ہے۔ بیٹے کو قتل کر کے باغ کے باہر پھینک دیا۔ اب اس کے بعد باغ کا مالک خدا خود آئے گا۔ یعنی وہ عظیم و جلیل نبی اپنی جلالی شان لئے ہوئے ظاہر ہوگا۔ جو خدا کا مظہرِ اتم ہے۔ اور جس کا ظہور گویا خدا کا ظہور ہے۔ لیکن یہ نبی بنی اسرائیل سے نہیں آئے گا۔ کیونکہ تمثیل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے بیٹا آخری ہے تمثیل کے لفظ کہ "آخر اس نے بیٹا بھیجا" سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں نبوت منقطع ہوچکی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف اُن کی ہدایت کے لئے آخری نبی ہیں۔ اب اس کے بعد مالک کی آمد کا ذکر ہے۔ "وہ ان بدوں کو ہلاک کر کے انگور کا باغ اوروں کو سونپ دے گا۔ جو اسے موسم پر میوہ پہنچائیں گے۔" (متی ۲۱/۴۱ مرقس ۱۲/۹)

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک قوم کو جو اس کے پھل لائے گی دے دی جائیگی۔" متی ۲۱/۴۳۔ یعنی بنی اسرائیل سے باغ۔ آسمانی بادشاہت یا نبوت چھین کر اس قوم کو دے دی جائیگی۔ جو اس کے پھل موسم پر لائے گی۔ اور وہ قوم کونسی ہے۔ آگے تصریح کردی گئی۔ کہ وہ قوم وہی ہے۔ جس کو بنی اسرائیل کے معماروں نے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ جس کو حقیر پتھر جانا لیکن اب یہی پتھر کونے کا سرا ہوگا۔ جو اس پر گرے گا چور چور ہو جائے گا۔ اور وہ جس پر گرے گا۔ اس کو پھنا چور کردیگا۔ لوگوں کی نظروں میں یہ عجیب اور اچنبھی بات ہے۔ کہ یہ حقارت سے ٹھکرائی ہوئی قوم نبوت کے پھل لائے۔ لیکن ایسا ہو کر رہے گا۔ یہ تمثیل ملاحظہ ہو انجیل میں (متی ۲۱/۳۳ تا ۴۵ مرقس ۱۲/۱ تا ۱۰ لوقا ۲۰/۹ تا ۱۸) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بنی اسرائیل میں نبوت ختم ہوگئی۔ اور وہ ردّ شدہ اور بنی اسرائیل کی نظروں میں حقیر قوم یعنی بنی اسماعیل سرفراز ہوئی۔ اور وہ ہدایت اور نبوت سے ممتاز ہوئی۔ داؤد علیہ السلام کی بددعا سے بنی اسرائیل سے سلطنت چھن گئی۔ اور مسیح علیہ السلام کی لعنت سے آسمانی بادشاہت یعنی نبوت ان سے جاتی رہی۔

دیگر بشارات

اے اہلِ بصیرت ایک نظرِ غائر کتابِ مقدس کے اوراق پر دوڑاؤ۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ نبوت و ہدایت کا شیریں چشمہ نئے یروشلم میں ایک نئی خلقت کے درمیان پھوٹے گا۔ ہاں "خداوند" (یعنے "آقا" مراد آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلعم) کی مبارک آمد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ نیا آسمان (یعنی صحیفۂ آسمانی) نئی زمین (یعنی نئی قوم) اور نیا یروشلم (مکہ معظمہ) پیدا ہوگا۔ نیا صیہون شہر آسمان سے اترے گا۔ جس کا موقعہ زبور میں وادی بکہ بتلایا گیا (زبور ۸۴) چنانچہ صحبت امروزہ میں یسعیاہ نبی کی کتاب کے آخری ابواب کی روشن بشارات اس امر کی تصدیق میں پیش کی جاتی ہیں جن سے قطعی اور حتمی طور پر ثابت ہو جائے گا۔ کہ اب خدا کی بادشاہت کی وارث قوم "بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل" ہیں۔ یہ بشارات جو انگوری باغ کی تمثیل کے ضمن اور اسی سلسلہ میں پیش کی جائیں گی۔ اس تمثیل کی تشریح و توضیح اور اسکی بہترین تفسیر کرتے دیتی ہیں۔ مثلاً انجیل میں انگوری باغ کی تمثیل میں یہ بیان نہیں ہوا۔ کہ خدا کی بادشاہت کی وارث قوم کونسی ہوگی۔ صرف اتنا ہے۔ کہ ایک اور قوم وارث ہوگی۔ لیکن ان بشارات میں اس قوم کا تذکرہ شرح و بسط سے آیا ہے۔ کہ وہ قوم بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہے۔ جس کا تعلق نئے یروشلم یعنی مکہ معظمہ سے ہے

کتاب یسعیاہ نبی کے آخری ابواب

یسعیاہ ۶۵، ۶۶ باب ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ ۶۵ باب کا سرنامہ پراٹسٹنٹ بائیبل ۱۸۷۰ء میں یوں قائم کیا گیا ہے۔ اس بیان میں کہ غیر قوموں کی بلاہٹ کیونکر ہوگی۔ یہودی اپنی بے ایمانی اور بت پرستی اور ریاکاری کے سبب ردّ کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بقیہ نجات پائے گا۔ ...... یروشلم جدید کا مبارک حال" یسعیاہ ۶۶ باب کا خلاصہ کیتھولک بائیبل میں بایں الفاظ دیا گیا ہے۔ "یہودیوں کی سخت دلی اور غیر قوموں کی" "پراٹسٹنٹ بائیبل میں یوں ہے۔ غیر قوموں کے درمیان ایک مقدس کلیسیا ہوگی"۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یسعیاہ ۶۵ - ۶۶ باب میں فرمودہ پیشگوئی کے مصداق بنی اسرائیل نہیں ہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں۔ جو بنی اسرائیل کے لئے غیر ہیں۔ جن کا تعلق نئے یروشلم سے ہے۔ غرض یہ پیشگوئی جویائے حق کے لئے کھلی کھلی بصیرتوں کی حامل ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

پہلی بصیرت

قوم بنی اسرائیل نافرماتی پہ نافرمانی اور شرارت پہ شرارت کرتی ہے۔ اب ان کی ذبوں حالی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ ان کی کوئی قربانی خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ یسعیاہ ۶۶/۳، ۴ کیونکہ وہ ایک باطنی گروہ اور سرکش ٹولا ہے۔ اب خدا تعالیٰ ایک دوسری قوم کو بلاتا ہے۔ اور اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔

(۱) میں نے ایک قوم کو جو میرے نام کی نہیں کہلاتی کہا دیکھ مجھے دیکھو۔ یسعیاہ ۶۵/۱ (ب) خداوند یہواہ ...... اس قوم کو دوسرے نام (مسلم) سے بلائے گا۔ یسعیاہ ۶۵/۱۶، ۱۵/۵۵ (ج) اور اس نئی خلقت کو شادمانی اور خوشی بنایا جائے گا۔ یسعیاہ ۶۵/۱۸ لیکن یہ نئی خلقت اور نئی قوم جو نئے نام سے بلائی جائے گی کونسی ہے۔ سنئے موعود نبی اور اسکی قوم کے متعلق لکھا ہے: "لیکن میں اس شخص پر نگاہ کرونگا اسی پر جو مسکین اور شکستہ روح ہے۔ اور میرے کلام کے سبب کانپ جاتا ہے۔" یسعیاہ ۶۶/۲ پھر اس عشقِ الٰہی میں گداز انسان کی قوم بالامت کے متعلق لکھا ہے۔ "خداوند کی بات سنو۔ اے تم جو اس کے کلام کے سبب کانپتے ہو۔ تمہارے بھائی (بنی اسرائیل) جو تمہارا کینہ رکھتے اور تمہیں (نسل ابراہیم کے متعلق عہد روحانی سے) ...... خارج کردیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ (ہمارے درمیان) خداوند کی تمجید کی جائے گی۔ پر وہ (خداوند) تمہاری (بنی اسماعیل) کی خوشی کے لئے دکھائی دیگا۔ اور وے (بنی اسرائیل) پشیمان ہوں گے" یسعیاہ ۶۶/۵ چنانچہ تورات سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہیں۔ یہ دونوں قومیں رشتہ اخوت میں منسلک ہیں پیدائش ۱۶/۱۲، ۲۵/۱۸۔ لیکن بنی اسرائیل اپنے ناپاک گھمنڈ میں اپنے بھائی بنی اسماعیل کو ہمیشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری کی قیمت میں رعایت

یہ تفسیر جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمدؐ سرور شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ جو شروع سے آٹھویں پارہ تک کی ہے۔ اس میں قرآن مجید کے تمام مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے۔ اسکی صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ جلسہ سالانہ پر اسکی قیمت میں حیرت انگیز رعایت کی گئی ہے۔ یعنی مجلد چرمی (تین جزوں میں) کی قیمت صرف ساڑھے چھ روپے

ملنے کا پتہ:۔

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

حقیر و ذلیل جانتے رہے۔ اور ابراہیمی روحانی عہد (یعنی نبوت) سے خارج قرار دیتے رہے۔ دیکھو گلتیوں ۴/۲۱ رومیوں ۹/۷ تا ۹ لیکن اب وقت آپہنچا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بنی اسرائیل کے بھائیوں میں خداوند یعنی آقا یا موعود نبی مبعوث ہو۔ استثناء ۱۸/۱۵ اور یسعیاہ نبی کی مذکورہ پیشگوئی کے مطابق بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل خداوند کی آمد سے شادماں ہوں۔ اور بنی اسرائیل پشیمان۔ اور یسعیاہ نبی کی ایک دوسری پیشگوئی کے مطابق حضرت حاجرہ رضؓ کی نسل ہدایت و نبوت سے سرفراز ہو۔ چنانچہ لکھا ہے۔

اس رد شدہ اور بنی اسرائیل کی نظروں میں حقیر قوم (یعنی بنی اسماعیل کی ماں) جو بے کس چھوڑی ہوئی تھی۔ جو بانجھ تھی۔ (یعنی جس کی نسل میں نبوت بالکل بند تھی) اب خوشی سے للکارے گی۔ اور مسرت سے وجد کرے گی۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے۔ کہ بے کس چھوڑی ہوئی (مراد حاجرہ) کی (روحانی) اولاد خصم والی (مراد حضرت سارہ قوم بنی اسرائیل کی ماں) کی اولاد سے زیادہ ہوگی۔ اور اسکی نسل قوموں کی وارث ہوگی۔ (یسعیاہ ۵۴ باب) الغرض یسعیاہ ۴۲ باب کی مذکورہ پیشگوئی ایک روشن پیشگوئی ہے۔ جس کی تصدیق کتاب مقدس کے دیگر مقامات سے بھی ہوتی ہے۔

اس پیشگوئی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) بنی اسرائیل یہ خیال جمائے بیٹھے ہیں کہ خداوند ہمارے درمیان مبعوث ہوگا۔ اور ہمارے درمیان "خداوند کی تمجید کی جائیگی"

(۲) لیکن خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کے بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ "وہ تمہاری (بنی اسماعیل) کی خوشی اور شادمانی بنے گا"۔ اور بنی اسرائیل پشیمان ہونگے۔ کیونکہ ان سے وہ نبی ظہور پذیر نہ ہوگا۔ جو خدا کا مظہر اتم ہے۔ اور جس کی آمد گویا خدا کی آمد ہے۔ بلکہ اس قوم سے نبوت ہی چھن جائے گی۔ الغرض اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بنی اسماعیل ہیں۔ ولا غیر۔

ایک شبہ کا ازالہ

"قارئین کرام آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یسعیاہ نبی پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں بنی اسماعیل میں موعود نبی مبعوث ہوگا۔ نصاریٰ یہاں ایک شبہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم سے سنیئے۔

"اس مقام میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اکثر پادری جو کہا کرتے ہیں۔ کہ توراۃ میں جو مثیل موسیٰ کا وعدہ ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائے گا۔ وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ بن مریم ہے۔ یہ قول ان کا اسی جگہ سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں ہے۔ تو وہ بنی اسرائیل کا بھائی کیونکر بن سکتا ہے۔ پس بلاشبہ ماننا پڑا۔ کہ لفظ "تمہارے بھائیوں میں سے" جو توراۃ میں موجود ہے۔ اس سے مراد ۴۴

۴۴ وہ نبی ہے۔ جو بنی اسماعیل میں سے ظاہر ہوا۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کیونکہ توراۃ میں جا بجا بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کے بھائی لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو پیدائش پیدائش ۱۶/۱۲، ۲۸/۱۵ ناقل) لیکن ایسا شخص جو باقرار فریقین کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ میں سے نہیں ہے۔ اور نہ اسماعیلی مرد کے نطفہ سے وہ کسی طرح بنی اسرائیل کا بھائی کہلا سکتا ہے۔ اور نہ حسب ادعائے عیسائیاں وہ موسیٰ کی مانند (نبی) ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹) باقی دارد

(عبدالقادر احمدی کالون فلور ملز لائل پور)

مجرّب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ ہم آپ کو مہیا کر کے دیں گے! اسکے علاوہ ہمارے دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

تریاق کبیر } یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سردرد پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینہ کی درد۔ اسہال۔ سوء ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے۔ تو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی ۸/ درمیانی شیشی ۱۲/ بڑی شیشی ۱؍۔ اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سید جلال الدین صاحب کشمیری تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے دو سال سے معدے کی سخت تکلیف تھی۔ جس کی وجہ سے ایک چھٹانک غذا ہضم ہونی مشکل ہوگئی تھی۔ لیکن میں نے دواخانہ خدمت خلق سے تریاق کبیر لیا۔ اسے شروع کئے چند دن ہی گزرے ہوں گے۔ کہ اس نے حیرت انگیز فائدہ کیا۔ کھانا وغیرہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور خوب اور خوب بھوک لگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جو بدنی سستی کمزوری وغیرہ تھی۔ اس میں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔

سرمہ ممیرا خاص } یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عگ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱ر

سرمہ اکسیر چشم } یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ عگ ۶ ماشہ ۹ر ۳ ماشہ ۱۲ ار ان کے اثر کے متعلق ذیل کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) مکرمی جناب ولی محمد صاحب مچھہ ڈیرہ ضلع نوابشاہ سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ سے جو ممیرا خاص بطور نمونہ منگوایا تھا وہ اکثر بہت سے آدمیوں میں تقسیم کیا گیا۔ جس سے نمایاں طور سے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ براہ مہربانی سرمہ ممیرا خاص مبلغ عگ کا بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمادیں۔ (۲) مکرمی جناب ماسٹر علی محمد صاحب مسلم حویلی لکھا ضلع منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ۱۹۱۸ء سے ککروں کی شکایت چلی آتی ہے۔ اور ہر ہفتہ میں دو بار کاسٹک ٹچ کرانا پڑتا تھا۔ آنکھوں سے پانی بھی بہتا تھا۔ لیکن اکسیر چشم کے استعمال سے کاسٹک ٹچ کرانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور آنکھوں سے پانی بہنا بھی بند ہوگیا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم نہایت ہی مفید چیز ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمہ بے نظیر کی پانچ سو شیشی مفت } سرمہ بے نظیر کی دیگر سرموں پر افضلیت ثابت کرنے کے لئے اس مرتبہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایام جلسہ سالانہ میں ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی کوئی بھی دوا خواہ کسی قیمت کی ہی کیوں نہ ہو کے خریدار کو ایک شیشی سرمہ بے نظیر بطور نمونہ مفت پیش کی جائیگی۔ غرباء کے لئے یہ شرط بھی نہیں۔ یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً ککروں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت دو روپے تولہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلسلہ عالیہ کے مشہور عالم فرماتے ہیں:۔ کہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم جو لکھنؤ کے سند یافتہ طبیب تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی۔ ان کے لڑکے حکیم محمد عبد القدوس صاحب ڈی آئی ایم۔ ایس علیگ نے ان کی بعض مجرب ادویہ عمدہ اور خالص اجزاء سے تیار کی ہیں۔ ان کے خاندانی تجربہ اور اخلاص احمدیت کے لحاظ سے ان کی تیار کردہ ادویہ پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ اس واسطے امید ہے کہ احباب ان کے دواخانہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور دوست اپنے حسب منشاء ان کے رحیمیہ دواخانہ یونانی سے نسخہ جات بھی تیار کروا سکتے ہیں۔

نہایت اعلیٰ درجہ کی مفید اور خاص مجرب ادویات

۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک رعایتی قیمت پر اسلئے دی جاتی ہیں۔ کہ ان مجربات کا عام شہرہ ہو جائے اسوقت لاگت سے بھی کم قیمت پر بطور آزمائش و امتحان دی جائینگی

یہ تمام مرکبات زیر نگرانی خاندانی طبیب حکیم محمد عبد القدوس صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) تیار کی گئی ہیں۔

عرق مبارک } یہ عرق اعلیٰ اور مقوی اجزاء کا مرکب ہے۔ ضعف جگر تلی یا معدہ۔ کمی بھوک۔ دائمی قبض کمزوری مثانہ سردرد۔ یرقان۔ پرانا بخار جیسے تکلیف دہ امراض کے لئے عرق مبارک اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔ عورتوں کے امراض بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے بھی مجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون درد کو دور کرکے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ رعایتی قیمت عہ علاوہ محصولڈاک۔

لبوب کبیر خاص } یہ لبوب قیمتی ادویہ کا نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ مقوی باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے۔ اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے۔ نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

حب زوجام عشق } یہ گولیاں انسانی کمزوری مردانہ طاقت کے لئے بے نظیر ہیں۔ اعلیٰ درجہ مقوی و ممسک بہت جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ ضرورتمند حضرات ایک مرتبہ ضرور استعمال فرماویں۔ بیش قیمت اجزاء کا مرکب ہے۔ مقابلہ کرکے آزمائیں قیمت چالیس گولیاں چار روپیہ۔ رعایتی تین روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

(سو سالہ کا بوڑھا سوئی میں دھاگہ ڈال سکتا ہے)

سرمہ مقوی بصر خاص } یہ سرمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک استعمال کرنے سے سو سال کا بوڑھا سوئی میں دھاگا ڈال سکتا ہے۔ ضعف بصارت کے لئے سائنٹیفک اور حکمی علاج ہے۔ ہر گھر میں اس کا رہنا باعث مسرت ہوگا۔ دواخانہ نے اس کے لئے ایک خاص قسم کی سلائی بھی تیار کرائی ہے قیمت بمعہ سلائی فی تولہ عہ رعایتی عہ ۳ ماشہ ۵ ر علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ رحیمیہ دواخانہ یونانی معرفت
منیجر فاروق قادیان (پنجاب)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں والسلام (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے۔ دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے۔ اس کے فوائد و برکات بکثرت ہیں مگر بوجہ طوالت پورے پورے بیان میں سدراہ ہیں۔ قیمت فی سیر دو روپے آٹھ آنے خوراک دو تولہ۔

معجون دلشاد } فی الواقعہ ہی دلشاد ہے۔ استعمال کے پندرہ منٹ بعد چستی پھرتی۔ خوشی اسکی پہلی خوبی ہے۔ اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے۔ یہانتک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی۔ نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں چھوٹے پڑ جانا۔ کا بہترین علاج ہے۔ قیمت پندرہ خوراک ورنی للہ تولہ تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کرلیں۔ دو ہفتہ بعد دیکھیں۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں جو کمی آچکی ہو۔ وہ سب حاصل ہو جائیگی۔ سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے۔ اور جائز طور پر جسے امساک کی ضرورت ہے وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائے گی۔ قیمت پندرہ خوراک عہ

حبوب زوجام } قیمت ایک درجن عہ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ جو طاقت کے لئے از حد مفید ہے پہلی ہی خوراک اپنے فوائد اور برکات ظاہر کردے گی۔

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا } یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنیوالے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے۔ نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دہ ثابت ہوا ہے یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ اگر اسمیں بے مثال فوائد نہ ہوتے۔ تو میں اسکے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا۔ مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے۔ اسکے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ دو روپیہ۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر کا ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسکی تصدیق شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا۔ فی الواقع ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں قیمت پندرہ خوراک عہ ر

معجون روشن دماغ } اس کے اجزاء قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں۔ قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کردی گئی ہے۔ تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں۔ اگر صاحب توفیق طلباء بہ نظر ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں تو کار ثواب ہے۔ کہ کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خرید یں۔ پھر دیکھیں کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے۔ قیمت بارہ آنے۔ نوٹ:۔ اسکے علاوہ دوائی درد گردہ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کے علاوہ خشک ادویات و عرق شربت معجون جالینوس اطریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے جوشاندے وغیرہ تیار رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۵ فی صدی کمی

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی مستند اور مجرّب ادویات

میں

عظیم الشّان رعایت

ویدک یونانی دواخانہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم ہے۔ ان تمام احباب کے فائدے کے لئے جو تحریک جدید سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم نے پہلی بار جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب تقریب پر اس دواخانہ کی زود اثر اور سریع التاثیر ادویات کی قیمت میں حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ تاکہ یہ ادویات ہر گھر تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اور لوگوں کو اسکی سریع التاثیری کا علم ہو سکے۔ یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم فتح ۱۳۱۹ھش سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۳۱ فتح ۱۳۱۹ھش تک رہے گی۔ اس عرصہ میں ہر دوائی کی قیمت میں ¼ یعنی

پچیس فی صدی رعایت ہوگی

امید ہے کہ کوئی گھر اور خاندان اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے سے خالی نہیں رہے گا

اہم نوٹ:۔ اگر آپ خدانخواستہ کسی وجہ سے سالانہ جلسہ پر نہ پہنچ سکیں۔ تو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک ڈاکخانہ میں پوسٹ ہونے والے آرڈروں کی تعمیل ۲۵ فی صدی رعایت کے ساتھ کر دی جائیگی۔

لبوب کبیر

یہ لبوب طب یونانی کے مایہ ناز مرکبات میں سے ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتا گردوں کو مضبوط کرتا اور بدن کو فربہ بناتا ہے۔ یہ لبوب دماغی کام کرنے والوں کے لئے تقویت دماغ کی ایک لاثانی دوا اور ضعیف العمر حضرات کے لئے یقیناً عصائے پیری ہے قابل قدر اور مشک۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق طلاء وغیرہ کی قسم کے قیمتی اجزاء کا خاص اہتمام سے تیار کیا ہوا مرکب ہے۔ اصل قیمت (دس تولہ) دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے

حب جواہرات عنبری

یہ گولیاں معدہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردوں کی اصلاح نیز عام جسمانی کمزوری کے لئے کرشمہ تاثیر ہیں اس سے کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی۔ اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائے گی۔ حب جواہرات عنبری ہر ٹانک سے افضل ہے۔ کیونکہ دیرپا اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچ روپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے

مقوی کبیر

معمر اور سن رسیدہ لوگوں کے لئے خوشخبری۔ یہ دوا صرف ضعیف العمر حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سست اور بے کار اعصاب میں برقی رو کی طرح اثر کرتی ہے اس کا چند روزہ استعمال انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) چار روپے رعایتی قیمت تین روپے۔

قرص ذکاوت

یہ ٹکیاں مرض جریان اور کثرت احتلام جیسی خطرناک بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مہلک امراض میں جوہر حیات خود بخود فنا ہوتا رہتا ہے۔ اور بالآخر انسان زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اگر آپ ان امراض کا شکار ہیں۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہمارے قرص ذکاوت استعمال فرماویں۔ اصلی قیمت فی شیشی دو روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

طلاء شاہی

پوشیدہ نقائص کی اصلاح کے لئے اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ تجربہ شرط ہے۔ اصل قیمت دو روپیہ آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے

زدجام عشق

ہمارے دواخانہ میں یہ مشہور و معروف نسخہ نہایت احتیاط سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور تمام اجزاء نہایت عمدہ اور خالص ڈالے جاتے ہیں۔ یہ گولیاں مقوی باہ ہونے کے علاوہ قوت امساک کو بھی بڑھاتی ہیں۔ نہ صرف بڑھاپے میں بلکہ جوانی میں بھی حد درجہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچ روپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے۔

تریاق ماہواری

اگر ایام ماہواری وقت پر نہیں ہوتے یا کم مقدار میں اور تکلیف سے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں تریاق ماہواری اکسیری و حکمی دوا ہے۔ اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔ چند روزہ استعمال سے ایام ماہواری بافراغت اور وقت پر ہونے لگتے ہیں۔ اصل قیمت (۳۲ خوراک) ایک روپیہ چار آنے رعایتی پندرہ آنے۔

اکسیر سیلان

یہ دوا مستورات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے سیلان الرحم اور ایام ماہواری کی کثرت کو دور کرنے میں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور دواخانہ ہذا کی خاص مجرب دوا ہے۔ اصل قیمت (چالیس خوراک) ایک روپیہ چار آنے رعایتی قیمت پندرہ آنے۔

روغن نسوان

یہ روغن رحم اور اندام نہانی کی تمام خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ سیلان الرحم۔ کمی حیض۔ حیض کا تکلیف سے آنا۔ ورم رحم۔ اختناق الرحم وغیرہ سب حالتوں میں تریاق ماہواری اور اکسیر سیلان کے ساتھ استعمال کرنے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ دائی کی ضرورت نہیں۔ روئی کا ٹکڑا اسمیں تر کر کے خود ہی اندازے سے رکھ لیا جاتا ہے۔ اور دوا خود بخود پھیل کر اپنا کام کر لیتی ہے۔ اصل قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

می کو

یہ دوا جگر اور تلی کے لئے مخصوص ہے ضعف ہضم۔ دائمی قبض۔ بھوک کی کمی وغیرہ کی قسم کی تمام شکایات اس دوا کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ جن بچوں کا جگر اور تلی بڑھی ہوئی ہو۔ ان کے لئے یہ دوا بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

شربت فولاد

یہ شربت بھوک لگاتا غذا کو ہضم کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ بخاروں اور دیگر بیماریوں کی مابعد کمزوری اور کمی خون کی حالت میں بہت ہی مفید ہے۔ غرضیکہ خون کے بڑھانے کے لئے نایاب تحفہ ہے اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

گرائپ جوس

بچوں کی مختلف شکایات مثلاً بدہضمی۔ قبض یا دست وغیرہ میں نیز اگر جگر۔ معدہ اور تلی ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے۔ تو ان حالات میں گرائپ جوس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں غیر معمولی طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ اصل قیمت دس آنے رعایتی قیمت سات آنے۔

سرمہ بینظیر

یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً ککروں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت دو روپے تولہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ

خط و کتابت کے لئے صرف "ویدک یونانی دواخانہ قادیان" یاد رکھیں

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر چھپا اور میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)